

لبنض کت مری اعیت الراج

بشاد الحمد والمنه که ان آیام نرست

انضام میں رسالہ ندرت بیان نادر عنوان معین حکیمان مفید طبیبان  
 حادی تفصیل بیان اقسام نبض  
 اسم باسم

# سوال تعریف لبض

من المؤلف لطیف

طیب فائق لبض لائق مستند طبیب سر دفتر حکما جامع کمالات صوری  
 و معنوی حکیم بشیر احمد صاحب گوپاوی  
 باہتمام بی بی کیو ر (راجستھان) رام کمار پرس و ڈاکٹر

مطبع منشی نول کشو لکھنؤ میں چھپکشیایا ہوا

اعلان - اس کتاب کی دہتری خبرم سے شائع ہوتی ہے۔ قیمت ۲۶



اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ ہمیشہ فروخت کے لئے موجود رہتا ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے ناظرین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت کتب بھی باعتبار ارادہ و مطابقت کے ارزان ہے اس کتاب کے ٹیمپل پرچ کے تین صفحوں پر بعض کتب طب اردو و پنج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے تھوڑا دن کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

### کتب طب مختص بعلاج انسان

ترجمہ اردو شرح اسباب - کاس

دو جلد میں -

ترجمہ طب اکبر -

اردو ترجمہ کلیات سدید - ترجمہ

مولوی عابد حسین صاحب الملقب عالم

فاضل - جلد اول -

جلد دوم

جلد سوم و چارم

اکسیر القلوب - ترجمہ شرح القلوب

تحفۃ الاطباء -

ترجمہ قراہ دین شفا -

قراہ دین ذکائی اردو -

ترجمہ زاد غریب -

ترجمہ افصرانی شرح موجز - کامل در

دو جلد کا غذائی گندہ -

زبدۃ الحکمتہ -

قدرتی سل ووق کا علاج - اس

پھوٹے سے رسالہ میں اچھے طور سے بیان

ہے قابل دید - جدید الطبع -

شفاء الامراض - غیر مطبوع -

نفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ -

طب احسانی -

مجمع البحرین -

علاج الغربا - کا غذائی بنجی -

بعون صنایع مکین و فضل خلاقین دنیا

رسالہ نادر عنوان مفید طبیبان حاوی تفصیل بیان اقسام نبض نسلیہ

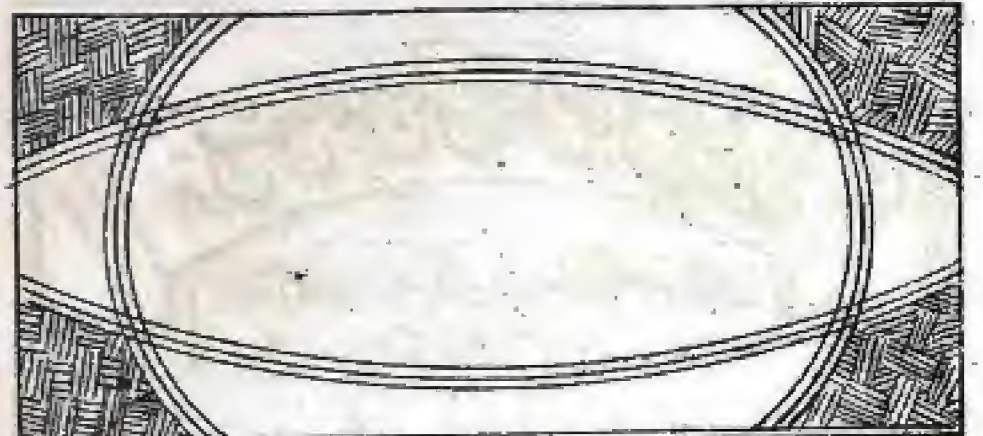
رِسَالَةُ  
تَعْرِيفِ  
النَّبْضِ

Hakim Haji Ali Zia Ahmad Sabri Al-hamd Dawakhana Sahiwal

مولفہ استاد حکیم و مستند اطباء حکیم مرزا بشیر احمد صاحب گویا موی بہ تحفظ حق تالیف

در مطبع (دہلی) رام کرار و شریعہ مطبعہ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایسا دانش آفرین کہ جس نے ذرہ تیرہ خاک کو آئینہ جہاں تابنا یا اور سیم  
جان سے دیران خانہ تن میں رنگ گلستان جہاں نظم

بہار حسن از گل کرد پیدا ز شاخ و برگ تن گلستان بستہ ز خون بر چہرہ با مالید خازہ بہ رنگ آدرہ از خون آب در جوئے بچشم کم مبین اے جان رنگے را زرگ باشد زبانے بہر تشریح ز نبض احوال دل چہستہ گفتہ تعالیٰ اللہ زہے قادر حکیم	نگند از پوست بیرون را ز گل را کہ رنگ روئے ہر دم شکستہ بغیر و پوست کردہ عہد تازہ ز نشتر مو بوبوشگا فترت موئے بجائے بردہ است آخر تنگے را بود کم آنکہ دریا بد بہ تصدیق ز باطن راز با سر بستہ گفتہ دم عیسیٰ بود از دوسے عیسیٰ
--	--

ہر جنس سے ایک سکون عیاں کیا اور ہر سکون سے آرام جان پیدا  
کیا سکون سامعہ مشاق حرکت زبان شیریں گفتار ہو اور سکین نیجان دل بستہ  
جنس نبض درست رفتار ہے نظم

نڈانم چہ در نبض ہنسا دہ چہ باشد در انگشت ہشیار مرد چہ نورست در دیدہ دیدہ دور چہ کردی رگے را کہ غنبار شد دریں لحم و شحم آدمیت زست	کز در اسر بستہ بکشا دہ کہ در یا بد از نبض رنجور درد کہ از چہرہ دارد بباطن نظر ہم از خون گرفتار آزار شد دریں پوست مغز از تو تو لیر حیرت
--	--

شکر اس کا اندازہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہے جس نے انسان کے  
دیدہ دل کو بنیائے حکمت بالذکر کیا اگر بغور دیکھا جائے تو ہر رگ تن چشمہ زو  
اور ہر موئے بدن فتیلہ شمع طور ہے شعر

نہفتہ در بدن نوئے ز جاننا پسندیدہ ترین سخن نعت حتم رسل ہادی سبل ہے کہ قانون شریعت سے سقیان بہر ضلالت کو داروئے شناسائی طریقت سے شفا دی اور نبض شناسی حقیقت کی مزاج دانان شریعت و محزن اسرار رسالت سے عطائی	نہفتہ در بدن نوئے ز جاننا پسندیدہ ترین سخن نعت حتم رسل ہادی سبل ہے کہ قانون شریعت سے سقیان بہر ضلالت کو داروئے شناسائی طریقت سے شفا دی اور نبض شناسی حقیقت کی مزاج دانان شریعت و محزن اسرار رسالت سے عطائی
---	---

طپش نبض در محبت دوست آتشے گرتا بر سینہ بود	نوشداروئے آن طلعت دوست سے ہر ش در آ بگینہ بود
---	--



در دوا و از دو صد دوا بہتر	خاک را ہش ز تو تپا بہتر
پس ز خاک ز ہش شفا بخیزد	از در عشق او دوا خیزد
ہم شفیع الوریٰ و را خوانند	ہم امام الہدیٰ و را دانند
صلی اللہ علیہ وسلم و علی الدوا صحابہ الکرام اما بعد خاک را بشیر احمد بن مرزا احمد بیگ بن مرزا حکیم قادر بخش صاحب مرحوم و مغفور گو پا موی مطلق ضلع ہر دوئی عرض پرداز ہے کہ بعد تالیف و طبع رسالہ معیار الحکمت و خوان حکمت و بیضاوی حکمت معروف بر سائر آتشک و تحقیقات نادرہ طبی معروف بمفردات ہندی و مجربات طبشیر معروف بر سائر قوت باہ و نجینہ بیدک کہ جنین اکثر بدحت نامور رئیسان والا تبار و نوینیان نامدار تخریر ہوئی اس بیچدان کو یہ ندامت دانگیر ہوئی شعر	
گل بہستان و بلبل اندر راغ	سوخ از لغزہ بر چہنسا داغ
اور کیونکر خجالت نہ ہوئی شعر	
خواجہ اش بندہ پرور افتادہ	بندہ در بند دیگر افتادہ
لیکن دل خزان رسیدہ ندامت کو ان اشعار آبدار سے تازہ و مسکنت اور غازہ بدحت محمد فرح الخطاب سے رخسار شاہد مراد کو ہر ہفت کرتا ہوں نظم	
من شہری داوست شہر یار سے	گر شد سخنم بہر دیار سے

دانند کہ از کدام شہرم	در بارگہ کہ شاد بہرم
باشد ہم ازین فروغ نامش	کایں تافتہ نہ ز طرت پامش
اگرچہ بچہ گردانی صریح ہوئی مگر انجام کار باز گشت سوے امام شہید ہوئی زبان تجاید فکر رسا و طبع ندرت ز آئادہ خوش بیانی ہے و غامہ بہر زبان گوہر بار و انامل دستیار مستعد مشک فشانی مگر فرصت دراز اور بخت دمساز چاہیے کہ ایسے نامدار باوقار خرد و ور بندہ پرورد و ملتند بخت بلند کا ایک حرف اس کے وصف کتاب سے بیان کیا جاوے دانش پناہ فلک دستگاہ شہر یار کشور دانشوری مشہور آفاق بغربا پروری تچن آرا سے دولت گلشن پر اسے حشمت سرخیل خرد مندان آفاق بموٹگانی و نکتہ طرازی سرگردہ سخن ستخان زمانہ بطلاقت و سخن پردازی زلہ ربا اسکا جو د حاتم طائی تعلیم یافتہ اسکا دم سحائی داروے جان رومندان چارہ ساز بیچارگان مستندان قیاض زمانہ فیض سانی میں یگانہ حاصل بحر و کان پس ماندہ اسکی نعمت خانہ سخاوت کا کیا اگر خورشید خاک بردار کے دروازہ بہت کا وہ دریا دل کہ لعل دیگہ اس کے رو بہ پیشینہ مستغنی طبع کہ معدن سیم و زر اس کے سامنے ناچیز ہلال رکاب سپہر احتشام والا خطا عالمی مقام جناب نواب نصیر الاسلام خان صاحب بہادر دام اللہ قیامہ نظر نام بر آوردہ بہ گو پا مؤ	
نیک تن و نیک دل و نیک خو	



شہر از در و کش ہونان زمین	عقل پر ربانی اور نشیں
نیمت بر احلاق بعالم جواد	زندہ کند مردہ دل از گفتگو

یہ رسالہ کہ نامزد بہ تعریف النبض ہے خاص بنام نامی اسی نامدار ذوی الاقدار کے نقش پذیر ہے کہ دعائے ترقی دولت و جاہ اسکی طراز دامن دل ہے اور وظیفہ خیر گمانی اسی کا خمیر آب و گل در تقسیم اس رسالہ کی ایک مقدمہ و پانچ فصل اور خاتمہ پر کی گئی ہے مقدمہ مشتمل ہے دو قانون پر واضح ہو کہ نبض حرکت شریان رگ جہنہ کو کہتے ہیں جو ناشی ہے بحولیت امین قلب سے اور اس حصہ قلب میں روح حیوانی زیادہ ہے بہ نسبت خون کے کیونکہ یہ حصہ قلب کا معدن ہے روح حیوانی کا اور شریان نرم مانند عصب کے ہے لمس میں اور سخت ہے ٹوٹنے میں مثل عصب کے اور اسکی سطح داخلی میں غشاء رقیق مثل جالے مکرہی کے موضوع ہے اور مخلوق ہے کیفیات عصب سے متخلخل اور نجوت ہے تاکہ روح حیوانی کو تمام اعضا میں پہونچا دے اور خون مثل مرکب کے اسکے ساتھ موجود ہے اور مسامات جلد اور یہ سے جذب ہوا کر کے حدت روح حیوانی کو اعتدال میں لاتی ہے اور شریان ذی جس نہیں ہے تاکہ حرارت خون و روح و حرکت اخلاط سے متاثر نہ ہو کیونکہ ذی جس ہوتی تو متاثر ہونے سے محفوظ نہ رہتی اور حرکت شریان کی اگرچہ بدیہی ہے مگر حکمت

اختلاف کیا ہے کہ حرکت اسکی بالذات ہے یا بالقصر باتباع قلب کے مگر مؤلف کے نزدیک حرکت شریان کی بالذات نہیں ہے جیسا کہ آگے بیان کیا جاوے گا اور شریان میں دو طبقے ہیں اور فائدہ دو طبقہ ہونے کا یہ ہے کہ روح حیوانی کو جو مادہ حیات ہے محفوظ رکھے اور کوئی آفت نہ پہونچے دس شریان کے ذریعہ سے احوال قلب و دیگر اعضا کا دریافت کیا جاتا ہے اب یہاں پر اس بات کا بیان کرنا ضرور ہے کہ ہاتھ کے شریان کو تمام جسم کے شریان پر کیوں ترجیح دی گئی ہے باوجودیکہ حرکت نبض کی تمام شریان سے ظاہر ہے یہ امر بدیہی ہے کہ سکتہ قویہ میں کوئی شریان متحرک نہیں رہتی ہے بجز شریان معاصرہ مستقیم کے اور حرکت اس شریان کی بقائے حیات تک رہتی ہے اور جس دلمس سے معلوم ہوتی ہے مگر شریان ساعد کہ ہر وقت متحرک رہتی ہے لہذا بچہ مصلحت اسکا دیکھنا ضروری تصور کیا گیا ہے اول یہ شریان مقابل دل کے واقع ہے جو مبداء نبض کا ہے دوسرے ہاتھ کو ہر شخص دکھلا سکتا ہے اور شرم نہیں کرتا حتیٰ کہ عورات پردہ نشین بخلاف اور اعضا کے تیسرے شریان ہاتھ کی بخوبی نمایاں اور وہ گوشت میں پوشیدہ نہیں ہے بخلاف اور شریان کے چوتھے یہ شریان بخارات وغیرہ سے ممتلی نہیں ہے مثل شریان دیگر کے پانچویں شریان ہاتھ کی باریک نہیں ہے جس کا دیکھنا مشکل ہو مثل شریان امین اور اعضا کے چھٹے شریان نبض کی بمقابلہ



اور شرائین کے وسیع ہے اور بوجہ وسعت کے روح حیوانی اس میں زیادہ ہو  
بدینہ بوجہ احوال قلب بخوبی معلوم نہ ہو تاہم قانون اول بیان شرائط نبض دیکھنے  
میں جسکا جاننا طبیب کو ضرور ہے کس لیے کہ یہ معاون ہے دریافت حال  
مریض میں شرط اول طبیب کو معتدل المزاج صحیح الطبع ہونا چاہیے  
تاکہ تجویز اسکی اعتبار کے قابل ہو شرط دوسری انگلیاں طبیب کی  
لطیف ہوں تاکہ حرکت نبض کی بخوبی معلوم کر سکے شرط تیسری طبیب کو  
چاہیے کہ نبض کو انال سے دیکھے یعنی انگلیوں کے سر سے اس واسطے  
کہ قوت حساسہ انال کی زیادہ ہے نسبت تمام جسم کے شرط چوتھی نبض کو  
چار انگلیوں سے دیکھیں یعنی مسجہ اور وسطی اور نبض اور خضر کو ابہام دست  
کی طرف رکھیں اور مسجہ کو طرف ساعد کے کس واسطے کہ شریان نزدیک  
ابہام کے زیادہ معلوم ہوتی ہے بخلاف ساعد کے پس مسجہ کو جبکہ جس سب  
انگلیوں سے زیادہ ہے ساعد کی طرف رکھتے ہیں شرط پانچویں طبیب  
کو چاہیے کہ نبض کو عرصہ تک دیکھے حتیٰ کہ تیس منیتیں نبض حاصل ہوں کیونکہ  
اس درمیان میں بخوبی حالات تغیرات کے معلوم ہو جاتے ہیں اور ادنیٰ  
بدلت نبض دیکھنے کی بارہ نبض ہیں شرط چھٹی طبیب کو چاہیے کہ وقت  
دیکھنے نبض کے آنکھوں کو بند کرے تاکہ خیالات ظاہری سے دل سے دور  
ہوں اور دل اس طرف متوجہ ہو شرط ساتویں طبیب کو چاہیے کہ نبض

مریض کی اس وقت دیکھے کہ مریض کو خشم اور غم اور فرح اور امور نفسانی اور  
بدنی مثل ریاضت اور حمام اور خواب مغرط اور گر سنگی اور سیری اور مثل  
اسکے جو تغیر و ہندہ ہیں لاحق نہ ہوں کیونکہ ایسی حالتوں میں نبض قابل  
اعتبار کے نہیں ہوتی ہے شرط آٹھویں طبیب کو وقت ملاحظہ نبض کے  
اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس مقام میں جہاں مریض موجود  
ہے اس وقت شور و غل اور صدات قویہ جو باعث تشویش طبیعت کے ہوں  
نہ ہوں اور مریض اور طبیب دونوں خاموش ہوں شرط نوین طبیب کو چاہیے  
کہ بعد ملاقات مریض کے تھوڑا زمانہ توقف کرے اور اول مزاج پر ہی غیر  
میں مصروف ہو اور بعد نبض دیکھے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض کو ملاقات  
طبیب سے فرح مغرط یا شرم یا غم لاحق ہوتا ہے اور ایسی صورت میں  
بوجہ تغیر حال کے نبض قابل اعتبار کے نہیں ہوتی شرط دسویں نبض دہنے  
ہاتھ کی داہنے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے دیکھے شرط گیارہویں  
طبیب کو چاہیے نبض میں اول قوت اور ضعف کو دریافت کرے اگر نبض قوی  
معلوم ہو تو انگلیوں سے دبا کر دیکھے اور اگر ضعف معلوم ہو تو انگلیوں کو  
سبک رکھے تاکہ حرکت اسکی موقوف نہ ہو جاوے قانون دوسرا نبض  
دکھانے کے بیان میں مریض کو واجب ہے کہ جبوقت طبیب کو نبض دکھائے  
یہ شرائط نگاہ رکھے شرط اول مریض کو چاہیے کہ نبض طبیب کو چار زانو



یہ کہہ کر دکھاوے شرط دوسری مریض کو لازم ہے کہ کوئی چیز مثل تعویذ وغیرہ کے ہاتھ میں نہ باندھے اور نہ کمر کے شرط تیسری مریض کو چاہیے کہ وقت دکھانے نبض کے ہاتھ کو پہلو کے مقابل رکھے شرط چوتھی ہاتھ کو نہایت آگے اور سکون سے رکھے اور بغل کے نیچے گھٹانہ رہنے پاوے فصل اول حالات نبض مرکبہ میں اور پیشہل ہر سات نوع پر نوع اول تعریف نبض میں واضح ہو کہ نبض لغت میں حرکت کرنے کو کہتے ہیں قال حکماء النبض حرکت من ادعیہ

الروح من انبساط والقباض لبرید الروح بالنسیم واخلج الفضلات الدخانیۃ یعنی نبض ایک حرکت ہو ادعیہ روح سے اور مرکب ہو انبساط والقباض سے واسطے سردی پہونچانے روح کے ساتھ ہوا کے اور دفع کرنے فضلات دخانیہ کے مخفی نہ رہے کہ انبساط کشادہ ہونے لگ کو کہتے ہیں کشادگی اُسکی واسطے جذب کرنے ہوا کے ہوتی ہے تاکہ حدت روح کی بوجہ پہونچنے ہوائے سرد کے دفع ہو اور انقباض بند ہونے لگ کو کہتے ہیں خراج فضلات دخانیہ کا بدون انقباض کے ممکن نہیں پس ثابت ہوا کہ نبض اُس حرکت کو کہتے ہیں کہ جو مکان روح حیوانی سے پیدا ہو اور مرکب ہو انبساط اور انقباض سے اور ہر نبض مرکب ہے دو حرکت اور دو سکون سے کس لیے کہ حرکت کے لیے جبکہ اپنی حد کو پہونچتی ہے سکون لازم کہ اگرچہ وہ سکون ظاہر نہ ہو اور جو سکون کہ بعد انبساط اور قبل انقباض کے پیدا ہوتا ہے اسکو ظاہری یعنی خارجی اور سکون چھپی کہتے ہیں اور جو سکون کہ بعد انقباض

سہ ادعیہ روح دعا حسین روح حیوانی بھرتی ہے

اور قبل انبساط کے واقع ہوتا ہو اسکو سکون باطنی اور مرکزی کہتے ہیں اور قید آخر انبساط اور اول انقباض کی اسواسطے کی ہوتا کہ سکون مطرقتی کہ بعد قرعہ اول اور قبل قرعہ ثانی کے واقع ہوتا ہو اعتبار سے خارج ہو جاوے ورنہ لازم آتا ہو کہ مطرقتی مرکب ہو چار حرکت اور چار سکون سے اور یہ خللات ہر البتہ بعض حکماء نے یہ شبہ کیا ہو کہ حرکت نبض کو مرکب نہ کہنا چاہیے کیونکہ زمانہ واحد میں حرکت انبساطی اور انقباضی معلوم نہیں ہوتی ہے اس نظر سے کہ ہر شے کی ترکیب میں اجتماع اجزاء یا ترکیب عند کا ہوتا شرط ہو۔ و ہذا لا یوجد فی النبض دفع شبہ یہ ہو کہ مرکب دو نوع ہو ایک خارجی دوسرے ذہنی پس جو ترکیب مشہور خارجی ہو اور ترکیب نبض کی ذہنی ہو پس اسکو مرکب ساتھ انبساط اور انقباض کے کہنا جائز ہے کہ اقال محمد قسری نوع دوسری تعریف حرکت میں اور پیشہل ہے

آٹھ قسم پر قال حکماء الحركة ہی المخرج من القوة الی الفعل علی اندہ راجح اولیسیرا لیسر لا دفعۃ یعنی حرکت اسکو کہتے ہیں کہ جو برآفے بالقوۃ سے طرف بالفعل کے بہ آہستگی نہ ایکبارگی اور یہ قید اسواسطے کی گئی ہو تاکہ کوئی فساد تعریف حرکت میں داخل نہ ہو کیونکہ جو دفعۃ قوت سے طرف فعل کے خارج ہوتی ہو اسکو سکون کہتے ہیں اور اگر وہی دفعۃ زائل ہو جاوے اسکو فساد کہتے ہیں پس ثابت ہو گیا کہ حرکت نبض کی خللات اسکے ہے اسواسطے کہ حرکت میں شرط ہو کہ متحرک اسکا صورت نوعیہ اپنی پر قائم رہے بعد متحرک کے بخلاف سکون



دفعہ کے کہ بغیر صورت لازم ہو اسطو کا قول ہوا کہ کمال دل لما بالقوة  
 من جهة ما ہو بالقوة یعنی حرکت کمال دل ہو اس قدر کہ بالقوة ہو اس جہت سے  
 کہ بالقوة ہو پس بقول کے ثابت ہو کہ شر بالقوة نسبت شر بالفعل کے ناقص ہے  
 پس بالقوة کو طرف بالفعل کے آنا کمال ہو اس واسطے کہ کمال مراد لاحق کو کہتے ہیں  
 کہ جو حاصل ہوتا ہو اس قدر سے کہ بالفعل میں موجود نہ تھا اور کمال جو حرکت  
 نبض میں بیان کیا گیا ہو یہ قابل اعتبار کے نہیں ہو اس واسطے کہ امر لاحق اور غیر لاحق  
 دونوں پر اطلاق کمال ہوتا ہو اور قید میں جہت ما ہو بالقوة کی اگر نہ ہوتی تو بالفعل  
 کمال ثانی اور حرکت کمال ثالث ہوتا پس معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حرکت کمال ثانی اور  
 اور بالفعل کمال ثالث اقل اطول کا قول ہوا کہ انما کون الجسم فی امر من الامور حیث  
 یكون حاله فی کل آن یعرض مخالفاً لحالہ قبل لأن دلجہ یعنی حرکت ہونا جسم کا ہو  
 پنج کسی امر کے اردن سے ساتھ اس حیثیت کے کہ ہو دوسے حال کا ہر آن کہ لاحق  
 ہو دوسے مخالفت حال کے کہ قبل و بعد اس کے ہو یعنی ہر آن میں حال اس کا  
 مخالف ہو آن ماضیہ اور آئندہ سے اب جائنا چاہیے کہ حرکت آٹھ قسم کی ہو چار کو  
 اطباء نے دلائل سے ثابت کیا ہو از دوسے قطع مسافت کے اول بنی دوسری تشری  
 تیسری ارادی چوتھی طبعی مگر حکماء نے حرکت عرضی کو کہ جو حرکت ذاتی میں شامل ہے  
 خارج کیا ہو چنانچہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیان کی جاتی ہیں قسم اول بیان حرکت  
 ایسی میں حرکت اپنی اس حرکت کو کہتے ہیں کہ منتقل ہو اپنے مکان سے دوسرے

مکان کی طرف اور یہ عام ہو اس بات سے کہ مکان حقیقی ہو یا مجازی اور مثال  
 اسکی نقل کو رہ پر آب ہے ظاہر ہوتی ہو کہ اسکو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنا انتقال  
 حقیقی مکانی ہو اور چونکہ مکان حقیقی پانی کا کوڑہ ہو اور مکان مجازی سطح حاوی کوڑہ  
 پس انتقال اسکو نہیں ہوا مگر مکان مجازی سے اور حرکت اپنی کو مکانی بھی کہتے ہیں  
 اور معنی مکان کے مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے سطح باطن جسم حاوی کی ہے  
 کہ جو ماس ہو سطح ظاہر جسم محوی کے اور یہی مذہب اسطو کا ہو اور نزدیک بعض کے  
 مقصود اس چیز سے ہے کہ وہ منع کرے اس چیز کو نزول و صعود میں الناس  
 اسی واسطے سب لوگ زمین کو مکان حیوانی کہتے ہیں نہ مکان ہو اس معلوم ہوا  
 کہ نزدیک اسطو کے ارض کو مکان ہو انکا درست ہے اس واسطے کہ وہ حاوی ہے  
 اور سطح ارض کے گریہ قول قابل اعتبار کے نہیں ہو اس واسطے کہ مکان اسکو کہتے  
 ہیں جو قابلیت رکھتا ہو داخل ہونے الیاد مثلاً جسم کو قسم دوسری حرکت تشری  
 میں اس حرکت میں تبدل جزاء اثر سے واقع ہوتا ہو اور یہ دونوں اول وغیرہ  
 قیاس کرنے سے معلوم ہو جیسے مستدیر اپنے مرکز پر حرکت کرتا ہو مانند حرکت چکی فلک  
 کے دوسری بنظر نفس شر کے واقع ہوا مانند حرکت قیام کے قاعد کو اور حرکت قعود  
 کی واسطے قائم کے اور ظاہر ہو کہ ان حرکات میں تبدل جزاء اثر متحرک میں واقع  
 ہوتا ہو مخفی نہ رہے کہ اجتماع حرکت مختلفہ کا متحرک واحد میں بزمان واحد  
 ممکن الحصول ہو اس واسطے کہ ہر شر حیثیت مختلفہ رکھتی ہو کیونکہ حرکت اپنی اور



حرکت وضعی میں کسی قدر فرق واقع ہو پس معلوم ہوا کہ حرکت وضعی کو حرکت مکانی  
شرط نہیں ہے اور حرکت اپنی کو حرکت وضعی شرط ہے قسم تیسری حرکت کمی جو تعلق  
ساتھ مقدار کے اور یہ دونوں ہر ایک باعتبار زیادتی حجم کے دوسری باعتبار  
نقص حجم واضح ہو کہ زیادتی حجم کی دو حال سے خالی نہیں ہے ایک یہ کہ جو بوج  
زیادتی وزن کے واقع ہو مانند فرہی نمو کے دوسری یہ کہ بغیر زیادتی وزن کے  
واقع ہو مانند پھولنے روئی اور اسفنج کے اور اسکو تخیل غیر حقیقی کہتے ہیں اور جو  
بہ نسبت لاحق ہونے کیفیت کے ہوتا ہے اسکو تخیل حقیقی کہتے ہیں مانند گھلنے بج  
کے اور یہ امر نہیں ہو سکتا ہے مگر ساتھ حرارت کے اور جو بوج نقصان حجم کے ہوگی  
دو قسمیں ہیں اول بعض اجزاء شے کے فنا ہو جادین مانند ذبول اور ہزال کے دوسری  
باوجودیکہ تمام اجزاء باقی رہیں مگر نقصان حجم میں پیدا ہوا اور اسکی بھی دونوں ہیں  
اول بوج تاسک اجزاء شے کے پیدا ہو مانند پانی کے جسوقت اسکو کسی ظرف میں  
رکھیں وہ بہتہ ہو جادے یا ہوا کہ بالقدر منبسط ہوئی ہو اور مثال اسکی یہ ہے کہ جب  
دہن شیشہ کو اپنے ٹھہر میں لگاتے ہیں اور ہوا اس سے بھجذب کرتے ہیں اور فوراً  
دہن شیشہ کو انگلی سے دبا کر پانی میں اٹھا دیتے ہیں تو پانی شیشہ میں داخل  
ہوتا ہے اور یہ اثر بجز نقصان حجم کے پیدا نہیں ہوتا ہے دوسری بوج خارج ہونے  
جسم غریب کے کہ علت تخیل جسم کی حاصل ہو مانند روئی اور ابر مردہ کے ہوا سے  
کہ بوج خارج ہونے ہوا کے ناقص حجم ہو جاتے ہیں پس نقصان حجم میں جس طور پر ہو

اسکو اطلبا تاسک اسفنج کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں تکاثف حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی  
کے واسطے تاسک اجزاء شرط ہے اور غیر حقیقی کے واسطے خارج ہونا جسم غریب کا  
لازم ہے چوتھی حرکت کیفی جو از دے کیفیت کے واقع ہو یعنی کیفیت سے مانند آب  
گرم کے کہ وہ بتدریج سرد ہوا اور قید تدریج کی ہوا سے ہے کہ استحالة میں فرق نہ واقع ہو  
اور بھی معلوم کرنا چاہیے کہ حرکت کیفی سب کیفیتوں میں نہیں پیدا ہوتی ہے بلکہ محض  
انہیں کیفیات میں پیدا ہوتی ہے جو قابلیت اسکی رکھتے ہیں مانند شدت و ضعف  
کیفیات اربعہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یہوست کے اور میزان  
چیزوں میں جو کہ اُن سے تعلق رکھتی ہیں مانند سفیدی اور سیاہی کے اور جو شے  
شدت اور ضعف قبول نہیں کرتی سب حرکت کیفی واقع نہیں ہوتی قسم پانچویں  
حرکت عرضی کے بیان میں جو کہ تابع حرکت جسم دوسرے کے ہو مانند حرکت  
سواری کشی کے جو تابع حرکت کشتی کے ہے اور حرکت آب کو زہ کی جو تابع حرکت  
کو زہ کے ہے قسم چھٹی حرکت قسری کے بیان میں جو تابع حرکت جسم دوسرے  
کے نہ ہو لیکن محرک غیر کی محتاج ہو مثلاً پتھر کا اوپر کو جانا اسکے اختیار سے باہر ہے  
اور نیچے آنا اسکے اختیار میں ہے پس حرکت پتھر کو جو اوپر کو ہوئی اسکو قسری اور  
جو حرکت نیچے آنے سے پیدا ہوئی اسکو حرکت طبعی کہتے ہیں قسم ساتویں حرکت  
ارادی کے بیان میں جو تابع دوسرے جسم کے نہ ہو بلکہ محرک اسکا نفس محرک  
میں موجود ہو لیکن شعور اس میں شرط ہے مثلاً چلنا پھرنا حیوانات کا قسم آٹھویں



حرکت طبعی کے بیان میں جو تالیف جسم دوسرے کے نہ ہو اور محرک نفس متحرک  
میں موجود ہو مگر شو متحرک نفس بے شعور ہو مثلاً حرکت پتھر کی جو اوپر سے نیچے کو  
آتا ہو بالطبع بلا شعور ہو نوع تیسری اس بیان میں کہ حرکت نبض کی کون  
ہے نزدیک جمہور اور محدث قرانی کے مکانی ہو اس دلیل سے کہ حرکت مذکور  
ہے انقباض اور انبساط سے انقباض اسکو کہتے ہیں کہ اجزا شریان کے متحرک  
ہوں کناحے سے طرٹ وسط کے اور انبساط مراد اس حرکت سے ہے کہ شریان  
وسط سے کنارے کو حرکت کرے پس اس مجموعہ کو حرکت مکانی کہتے ہیں ہوا سٹے  
کہ فضا کے متوسط وسیع ہوتی ہو وقت انبساط کے اور تنگ ہوتی ہو وقت  
انقباض کے قرشی کے نزدیک حرکت مکانی ثابت نہیں ہوتی ہو ہوا سٹے کہ  
حرکت مکانی کو خارج ہونا مکان سے لازم ہو اور شریان فقط منبسط و متحرک  
ہوتی ہو اپنے مکان میں پس اس کے نزدیک حرکت نبض کی وضعی ہو اور بعضوں کے  
ز نزدیک حرکت کہتی ہو اس واسطے کہ شریان لامحالہ متخلخل ہوتی ہو وقت انبساط کے  
اور متکاثف ہوتی ہو وقت انقباض کے اگر ایسا نہ ہوتا تو داخل جسم میں لازم آتا  
اور یہ محال ہو پس ثابت ہو گیا کہ حرکت نبض کی گئی ہو فاضل علامہ اور  
صاحب نفیسی کے نزدیک نبض میں دو حرکتیں ہیں اپنی دکنی مگر بعض نے  
حرکت اپنی کو تسلیم کیا ہو دکنی کو محمد اکبر ازانی نے حرکت اپنی اور وضعی اور  
دکنی کا مجتمع ہونا نبض میں قیاس کیا ہو اور کئی کا احیاناً واقع ہونا کس لیے کہ جمع

ہونا حرکات مختلفہ کا متحرک احد میں زمان واحد میں محال نہیں ہو از روے  
حیثیت مختلفہ کے نوع چوتھی اس بیان میں کہ حرکت نبض کی انقباضی اور  
انبساطی ہو یا تو تیری بعض کے نزدیک حرکت نبض کی تو تیری بطریق صعود و اول  
نزول یعنی چڑھاؤ و اتار کے ہے اور حرکت انبساطی اور انقباضی معلوم نہیں ہوتی  
اس دلیل سے کہ اگر نبض میں حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی تو ضرورت  
انبساط کے عرض میں زیادہ اور وقت انقباض کے کم معلوم ہوتی کس واسطے کہ اگر  
ایسا ہوتا تو ہر وقت دیکھنے نبض کے اجزا اس کے انگلیوں سے بوجہ انبساط کے ملتے  
جاتے اور بوجہ انقباض کے علیحدہ ہوتے تردید اسکی اس دلیل سے کہ گئی ہو کہ معلوم  
ہونا اسکا انبساط اور انقباض کو باطل نہیں کرتا اس واسطے کہ جب تفاوت و  
قبض اور بسط کے باوجود قلت تفاوت کے محسوس نہیں ہوتا ہو تو زیادتی اور کمی کو محسوس  
معلوم ہو سکتی ہے اور اتفاق ہو جمہور کا حرکت نبض کے انبساطی اور انقباضی ہونے  
پر اور یہی مؤلف کا مذہب ہو نوع پانچویں اس بیان میں کہ متحرک نبض کا کون ہے  
جالیئوس کے نزدیک قوت حیوانی ہو اور عام اس سے کہ قوت مذکور متحد ہو ساتھ  
شخص کے قلب اور شریان میں یا مختلف ہو شخص سے اور بعض کے نزدیک متحرک  
قوت طبعی ہو اور بعضوں نے متحرک مجاذبہ اور دفعہ روح کو قرار دیا ہو اور بعض نے  
قلب کو متحرک ٹھہرایا ہو یعنی جنس شریان کی جنس قلب سے حاصل ہوتی ہو جیسا کہ  
درخت کی جڑ کو حرکت دینے سے اسکی تمام شاخیں متحرک ہوتی ہیں اور بعض نے



روح اور خون موجودہ شرائین کو قیاس کیا ہے قرشی کے نزدیک محرک قوت ارادی ہے  
نوع چھٹی اس بیان میں کہ حرکت انبساطی اور انقباضی شرائین طبعی ہے یا قسری  
اس میں اقوال مختلف ہیں بیان اسکا چار قول پر لیا جاتا ہے قول اول حرکت انبساطی  
اور انقباضی دونوں قسری ہیں اس واسطے کہ جب قلب منبسط ہوتا ہے واسطے روح اور  
خون کے جو دونوں شرائین سے قلب میں آتی ہیں تو شرائین بوجہ خلا کے منقبض ہوتی  
ہیں اور جب قلب اسطے دفع کوئے فضلہ دقانیہ کے منقبض ہوتا ہے تو روح اور  
خون دونوں شرائین میں درآتی ہیں بوجہ متانت روح کے تو شرائین بالقسر منبسط ہوتی  
ہیں قول دوسرے دونوں حرکتیں نبض کی طبعی ہیں بواسطہ جیتلی قوت طبعیہ کے  
بنا بر جذب ہوا دفع کرنے دقان کے اگر یہ کوئی شہدہ کرے کہ ہونا طبقہ واحد  
میں دو حرکت متضادہ کا منع ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ثبوت میں ہے کہ جب من  
واحد ہے حالت واحد میں ہو حالانکہ اس مقام پر یہ ثابت نہیں ہوتا ہے قول  
تیسرا انبساطی طبعی ہے اور انقباضی قسری مثلاً مقدار شریان کو حالت غایت  
انبساط کی جو حاصل ہے طبعی ہے اور وقت انبساط قلب کے بوجہ ضرورت خلا کے  
روح شرائین سے طرف دل کے منجذب ہوتی ہے اور شرائین بالقسر منقبض ہوتی  
ہیں اور وقت انقباض قلب کے روح قلب سے طرف شرائین کے جاتی ہے  
انبساط شرائین میں بالطبع ظاہر ہوتا ہے قول چوتھا حرکت انبساطی قسری ہے  
اور حرکت انقباضی طبعی ہے اس طور پر کہ انبساط شرائین کا کہ سبب دفع روح کے

کہ موجب انقباض قلب کا ہے قسری ہے اور انقباض شرائین کا کہ وقت انبساط  
قلب کے واقع ہوتا ہے طبعی ہے نوع ساتویں اس بیان میں کہ حرکت انقباضی  
نبض کی معلوم ہوتی ہے یا نہیں اطباء نے زمین قحلات کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ  
حرکت انقباضی معلوم ہونا غیر ممکن ہے اس واسطے کہ حس لمس میں ملاقات حاسہ  
محسوس کے ساتھ شرط ہے اور بیان اسکے برعکس معلوم ہوتا ہے یعنی وقت حرکت  
انقباضی کے شریان انگلیوں سے جدا ہوتی ہے پس حبوت کہ نفس شریان محسوس  
نہ ہوتا ہے تو حرکت اسکی کیونکر معلوم ہو سکتی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اس واسطے  
کہ ہر محسوس سے مفارقت اسکی حاس سے لازم نہیں آتی ہے اس واسطے کہ  
حاس بھی اتباع اسکے حرکت کرتی ہے باوجود ہر ملاقات کے درمیان دونوں  
کے حامل ہے اور عام ہے کہ ملاقات بلا واسطہ ہو درمیان حاس اور محسوس کے یا  
بواسطہ ہوا اندامات اور عروق کے اور ظاہر ہے کہ جب حرکت محیط کی طرف سے جاب  
مرکز ہوتی ہے خواہ وہ انبساطی ہو یا انقباضی کہ نہیں ہوتی ہے اور بدیہی ہے کہ جس طرح  
سے حرکت انقباضی انتہا میں معلوم نہیں ہوتی ایسا ہی حرکت انبساطی بھی انتہا  
میں معلوم نہیں ہوتی ہے بوجہ میل کرنے مرکز سے طرف محیط کے اور بعض نے قوی اور  
عظیم اور صلب اور لٹلی میں حرکت انقباضی کا ہونا ثابت کیا ہے اور چند دلائل بھی  
لکھے ہیں مگر مولف کو اختصار منظور ہے اس بحث کو بہ نیوجہ ترک کیا گیا فصل دوسری  
اس بیان میں کہ اجزاء اربعہ نبض میں کون جزو اعظم اور کون جزو اصغر ہے واضح ہو



کہ مقدار دونوں حرکتوں کی باہم برابر ہو اس واسطے کہ طبیعت کو احتیاج جس طرح  
طرف استنشاق ہوا کے ہوتی ہے۔ ایسا ہی حاجت طرف دفع کرنے بجزہ دھانیہ  
کے پس اس سے لازم آتا ہے کہ مقدار دونوں کی برابر ہو اور یہ بھی دلیل صحت کی ہے اور  
فرق درمیان دونوں سکون کے یہ ہے کہ سکون داخلی نسبت سکون خارجی کے زیادہ  
ہوتا ہے اس واسطے کہ قلب محتاج ہے طرف ترویج اور دفع کرنے انجرات کے اور یہ  
بغیر غسباط اور انقباض کے ممکن نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ بغیر ہونے سکون کے  
حرکات متضادہ جمع نہیں ہو سکتی ہیں پس ضمناً سکون کا ہونا درمیان میں لازم ہے  
پس ثابت ہوا کہ احتیاج طرف سکون کے بالذات نہیں اور باقی رہنا ہوا کا  
قلب میں بلا سکون انبساطی کے ممکن نہیں کیونکہ ایک زمانہ معتد بہ ٹھہرنا ہوا کا  
قلب میں واسطے تعدیل مزاج روح اور استحالہ کے ضرور ہے اور یہ امر موقوف ہے  
زمانہ معتدل المقدار پر اسی باعث سے سکون خارجی قلبی زیادہ بمقابلہ سکون داخلی  
قلبی کے ہوتا ہے کہ بیان پر بیان کیفیت زمانہ حرکت و سکون ضرور ہے کس لیے  
کہ اگر روح اپنے اعتدال پر ہو تو بحال زمانہ حرکت کا طویل و سکون سے ہوگا۔ اور اگر  
مزاج میں برودت مفرط اور ہو ابھی سرد ہووے تو زمانہ سکون کا نسبت حرکت  
کے زیادہ ہوگا اسی واسطے زمانہ حرکت کا زیادہ کوتاہ سکون داخلی قلبی سے  
ہوتا ہے اور سکون خارجی شریانی اور سکون داخلی قلبی ایک زمانہ میں واقع  
ہوتے ہیں اور سکون داخلی قلبی اقصر سکون خارجی قلبی سے ہوتا ہے بخلاف سکون

شریانی کے کہ خارجی اس کا اقصر داخلی سے ہوتا ہے **فصل تیسری** بیان جناس  
نبض لبطین جو مرکب نہ ہو ایک دوسرے سے اور یہ منقسم ہے دس جنس چنانچہ  
اول مقدار انبساط کے بیان میں واضح ہو کہ مقدار انبساط از روے طول و  
عرض و عمق کے جس سے اندازہ نبض کو دریافت کر سکتے ہیں تین شکل پر ہے اور ہر  
شکل منقسم ہے تین قطر چسکی نو قسمیں ہوئیں اول طول یعنی لمبائی دوسرے عرض  
یعنی چوڑائی تیسری عمق یعنی بلندی پس طول شریانی مراد اس لمبائی سے ہے کہ جو  
کلائی کی لمبائی میں معلوم ہوا اور عرض سے مراد اس چوڑائی سے ہے جو کلائی کی  
چوڑائی میں قیاس کی جاوے اور عمق سے مراد وہ بلندی ہے کہ جو شریانی کی نسبت  
انبساط میں محسوس ہو اور ان اقسام سے گانہ کے تین درجے ہیں ایک زائد دوسرا  
ناقص تیسرا معتدل پس اگر تین کو تین میں ضرب دیوین تو نو حاصل ہوتے ہیں  
جسکو بیان کیا جاتا ہے اول طویل جسکے اجزاء طوالت میں معتدل سے زیادہ  
مدد رکھتے ہیں اور یہ دلیل ہے زیادتی حرارت اور شدت حاجت ترویج پر  
دوسرے قصر کہ جو ضد طویل کی ہو یعنی اجزاء کے طوالت میں ربط معتدل سے  
کم ہوں اور سبب بالذات اس کا کم ہونا حرارت بدنی اور زیادہ ہونا برودت  
کا جو مع عصیان آلود ضعف قوت کے اور بالغرض خبر بھی مفرط ہے تیسرے  
معتدل جو درمیان طویل اور قصر کے ہو اور یہ دلالت کرتی ہے اور پراعتدال حرارت  
اور برودت بدن کے مخفی نہ رہے کہ جناس نبض کے امور اضافیہ ہیں کیونکہ



بدون اضافت اور مقیاس علیہ کے پہچاننا غیر ممکن ہو اسی واسطے اطباء نے دو طریق کی شناخت کے مقرر کئے ہیں **طریق اول** جسکو جالینوس نے وضع کیا ہے اور شیخ نے بھی پسند کیا ہے اور یہ چار نوع پر ہے **اول** نبض مقیس علیہ کی معتدل ہو بدنیہ جو کہ مزاج اسکا فرض کر لیں بعد نبض کو کہ یہ لائق اس کے بدن کے ہو بعد نبض ہر شخص کو اس نبض مفروضہ ذہنی کے ساتھ قیاس کریں تاکہ مقدار بعد اور قرب کا اس اعتدال سے معلوم ہو دوسرے نبض مقیس علیہ کی معتدل نوعی ہو تیسرے نبض مقیس علیہ کی معتدل صنفی ہو اور ان دونوں طریق میں لازم ہے کہ نبض معتدل فی النوع اور فی الصنف مقرر کریں تاکہ قیاس کرنے سے احوال مریض بخوبی معلوم ہو چوتھے طبیب کو چاہیے کہ نبض مریض کی قیاس کر لے کہ حالت صحت میں اس اندازہ پر ہوگی پس حالت بیماری میں مثل اس طبیب کے فرق پیدا کر لے گا کہ جسے حالت صحت میں نبض اس بیمار کی دیکھی ہوگی طریق دوسرا جسکو بعض قدما مثل صاحب کمال اور ابن ابی صادق نے اختیار کیا ہے یعنی اپنی انگلیوں کی مقدار اپنے ذہن میں فرض کر لے اور اس قیاس فرضی پر زیادتی اور کمی اور اعتدال کا حکم کرے مثلاً یہ فرض کر لے کہ طویل وہ ہے جسکی حرکت چار انگلیوں سے تجاوز کر جاوے قصیر وہ ہے کہ جو طول میں چار انگلیوں سے کم محسوس ہو معتدل وہ ہے جو متوسط ہو درمیان طویل اور قصیر کے یعنی حرکت اسکی چار انگلیوں کی ہو اور اسی طریق پر اور قسموں کو بھی تصور کر لینا چاہیے مگر اسکو بعض محققین نے رد کیا ہے اور کہتے ہیں

کہ مقدار ذہنی انگلیوں کی قابل اعتبار نہیں ہے اس واسطے کہ ممکن ہو کہ انگلیاں ایک شخص کی موٹی ہوں اور دوسرے شخص کی باریک اور یہ دونوں شخص ایک نبض کی نبض دیکھیں لامحالہ ایک شخص نبض مریض کی طویل اور دوسرے کو قصیر معلوم ہوگی چنانچہ نبض لرط کے کی اگرچہ وہ نبض طویل ہو مگر جو ان کو قصیر معلوم ہوگی محمد رزائی کا قول ہے کہ مقدار انگلیوں سے مراد انگلیاں صاحب نبض کی ہیں یعنی طبیب نبض جسکی دیکھے اسکی چار انگلیوں سے اندازہ اپنی انگلیوں پر کرے بعد اس کے نبض مریض کی دیکھے تاکہ حال مریض بخوبی معلوم ہو جاوے چوتھے عربی یعنی چوڑی جس کا قطر عرض میں اعتدال سے بڑھا ہوا ہو یعنی اجزاء نبض کے عرض میں مقیس علیہ سے زیادہ محسوس ہوں اور یہ دلیل کثرت رطوبت کی ہے نبض مریض مفصلہ ذیل مندرجہ نقشہ لہذا میں غور طلب ہے۔

تشخیص بلغمی	درم حجاب	میزان اقسام امراض	پانچویں ضیق اور یہ ضد عربی کی ہے
درم معده	تشخیص مرض حجاب مرض معده	اجزاء اس کے مقیس علیہ	
<p>سے کم ہوں گے اور یہ دلالت کرتی ہے کمی رطوبت پر پچھٹے معتدل :- درمیان عربی اور ضیق کے ہے اور یہ دلیل اعتدال رطوبت اور سبب بلغم کی ہے ساتویں شامق اسکو صاحب نفیسی اور اقرا فی اور قرشی نے مشرق لکھا ہے اجزاء اس کے بلندی میں زیادہ معلوم ہونگے اعتدال سے اور یہ دلیل</p>			



زیادتی گرمی کی ہوا کھوپن منخفض :- ضد شاہت کی ہر یعنی اجزاء اسکے  
بلندی میں کم ہون گے یہ دلالت ہر کی حرارت اور غلبہ ہر دوت پر نقشہ ہر  
امراض مفصلہ ذیل کو ملاحظہ کریں نویں معتدل :- مساوی ہوتی ہر از دوسرے  
اعتدال کے دلالت کرتی ہر اور پراعتدال حال کے چنانچہ اس نقشہ سے درجات

اقطار ثلاثہ بخوبی سمجھ

حمی حبیبی	حمی بلغی	میزان امراض
شطر الغب		اقسام حمی

جنس دوسری پانچ

ضعف اور قوت نبض میں  
جمہور اطباء کے نزدیک  
اسکی تین قسمیں ہیں بخلات  
قرشی کے اول قوی  
کہ وقت انبساط کے یعنی  
رگ دبانے سے حرکت  
اسکی باطل نہ ہو اور

درجات قطار ثلاثہ اقطار ثلاثہ	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول	طویل	قصیر	معتدل
عرض	عریض	ضیق	معتدل
عمق	شاہت	منخفض	معتدل

انگیلیوں کو بقوت دفع کرے یہ علامت ہر قوت دل اور غلبہ قوت حیوانی پر  
امراض مفصلہ ذیل میں نبض واقع ہوتی ہر جسکی تفصیل اس نقشہ میں درج ہے۔

جنون	حمی ہی	مطبقہ دسوی	میزان قسام امراض	دوسری ضعیف
درمیان غرضی	در جدول ترقی		امراض باغ قسام حمی	بخلات قوی کے ہر یعنی حرکت اسکی

انامل کو معلوم نہ ہو بلکہ یہ گمان ہو کہ نبض متحرک نہیں اور اگر اسکو انگیلیوں  
سے دباوین تو اسکو ہرگز دفع نہ کر سکے یہ دلیل ضعیف ہونے دل اور قوت  
حیوانی کی ہے بشرطیکہ سختی جرم شریان کی پیدا نہ ہو امراض مفصلہ ذیل  
میں یہ نبض اکثر محسوس ہوتی ہے جو اس نقشہ میں درج ہے۔

تیسری معتدل

یہ متوسط ہر درمیان  
قوت اور ضعف کے  
دلالت کرتی ہے  
اعتدال حال پر  
مخفی نہ رہے  
کہ ہر قسم میں محمود اور

غشی	سراسر	فالج	میزان قسام امراض
ہریضہ	ویدان	حمی غشی	امراض ۲ دماغ
آغاز نوبت		حمی جو جوع	امراض کچھ قسام حمی
غیر خالصہ	حمی غمی	منقرضہ پیدا ہو	
ابتداء نوبت		تپ دن	
غیر خالصہ	حمی بلغمی بسیط	مفرد	

طبعی ہے : بخلات اس جنس کے جو طوف اعلیٰ کے قوی ہے وہی محمود اور  
طبعی ہے اسواسطے کہ جس قدر قوت زیادہ ہوگی وہی بہتر ہے پس اطلاق معتدل  
کا اور پر متوسط کے ایسی جنس سے ہے جو بنظر وجود حالت ثالثہ کے بین القوت



والضعف ہو قطع نظر اسکے کہ محمود یا غیر محمود اور قرشی کے نزدیک اُسکی نو قسمیں ہیں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ بقول جمہور محرک انبساط اور انقباض رگ کی قوت حیوانی ہے اور بقول قرشی محرک قوت بسط کی قوت طبعی شریان کی ہر پس بقول قرشی ممکن ہے کہ قوت شریان کی ضعیف ہو اور قوت قلب کی قوی اور بالعکس کے لیکن حاصل ہونا نو قسموں کا اس جنس سے اس طور پر ہے کہ ہر ایک انبساط اور انقباض میں قوت وضع و قوت وسط کو فرض کریں پس وقت ترکیب کے انبساط میں تین قوی اور تین ضعیف اور تین معتدل حاصل ہوتے ہیں اس شکل سے جبکہ مع تمام بساط کے مواضع نے نقشہ جات ذیل میں ظاہر کیا ہے ۔

اعتدال	نقصان	زیادتی	انقسام بالابطال باعتبار کیفیت حرکت
معتدل	ضعیف	قوی	
انبساط قوی	انبساط ضعیف	انبساط قوی	انقسام مرکبات باعتبار کیفیت حرکت
بالقباض معتدل	بالقباض ضعیف	بالقباض قوی	
انبساط ضعیف	انبساط ضعیف	انبساط ضعیف	"
بالقباض معتدل	بالقباض قوی	بالقباض ضعیف	
انبساط معتدل	انبساط معتدل	انبساط معتدل	"
بالقباض معتدل	بالقباض ضعیف	بالقباض قوی	

اور ظاہر ہے کہ بحر ان تین قسموں کے جبکہ انبساط کے ساتھ تعلق پر محسوس نہیں

ہوتی ہیں اور نہ تجربہ میں آیا ہو یہ مؤید قول جمهور کے ہو یعنی قوی ہونا نبض کا نشان  
قوی ہونے دل کا ہو اور ضعیف ہونا نبض کا نشان ضعف دل کا اور نبض ضعیف  
کی سمجھی محسوس نہیں ہوتی ہے اور نبض قوی القلب کی ہرگز ضعیف معلوم  
نہیں ہوتی ہو مگر قرشی مجتہد الاطباء ہو شاید اسکے تجربہ میں آیا ہو جنس تیسری  
بیان زمانہ حرکت رگ میں واضح ہو کہ بیان مراد حرکت سے حرکت انبساطی ہو کہ  
جو محسوس ہوتی ہو نہ حرکت انقباضی کہ جو اقل محسوس ہو اور تین قسم پر ہے اول  
سریع جو ٹھوڑے زمانہ میں اپنی مسافت معینہ کو تمام کرے یہ دلیل زیادتی  
حرارت قلب کی ہو یعنی عاجز ہوا ہے سردی واسطے ترقیح کے اور امرض مفصلہ  
ذیل میں نبض واقع ہوتی ہو جنکا ذکر نقشہ ہذا میں درج ہے۔

صداع صفراوی	قرطیس خالص	صفراوی دوار	النجویا سوداوی	صفراوی صرع	صفراوی سعال	ذات الحجب خالص صفراوی	سوداوی عاطب امراض
خفقان سوداوی	ورم جگر صفراوی	ورم طحال دموی	کثر طلع سوداوی	حمی مطبوعه سوداوی	حمی جود امراض	سوداوی عاطب امراض	سوداوی عاطب امراض
حمی وری آفتاب	حمی جود آفتاب	استخوان آفتاب	ربیع دانه صفراوی	حمی غضبی صفراوی	تب ربیع صفراوی	سوداوی عاطب امراض	سوداوی عاطب امراض



دوسری بطی یہ ضد سریع کی ہو یعنی اپنی مسافت معینہ کو دیر میں طی کرتی ہو اور انال سے ملاتی رہتی ہو وقت انبساط کے اور یہ دلالت کرتی ہو غلبہ برودت اور نہ ہونے حاجت ہوائے سرد اور ضعف قوت کے کہ جولا زمرہ اسکا ہو یعنی ضعف قوت دل پر اور امراض مفصلہ ذیل میں یہ نبض واقع ہوتی ہو جو اس نقشہ میں درج ہیں۔

صداع بلغمی	صداع ٹوٹوی	بالخولیا جومرہ	میزان قسام امراض مندرجہ
صداع بلغمی	سرسام سرد	درد سرد	امراض دماغ امراض ریه
فالج	لقو یا بلغمی	ذات الحجب	امراض طحال امراض قلب
ورم طحال بلغمی	سور مزاج	احتباس	امراض حم امراض شست
سور مزاج	سور مزاج	قلب	قلبت طشت
سور قلب	درد شست	سریع دائرہ	اقسام حتمی
		بلغمی	واضح ہو کہ نبض میں دو حرکتیں ہیں ایک

انبساطی دوسری انقباضی اگر زمانہ حرکت ہر واہد اپنی دو حرکتوں سے مراد ہو تو حسب ترکیب اس جنس کی نو قسمیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ قسام بساط

قسام بساط باعتبار زمانہ حرکت	زیادتی	نقصان	اعتدال
	سریع	بطی	معتدل
اقسام مرکبات باعتبار زمانہ حرکت	انبساط سریع	انبساط معتدل	انبساط بطی
	انقباض بطی	انقباض معتدل	انقباض سریع
	انبساط بطی	انبساط معتدل	انبساط معتدل
	انقباض معتدل	انقباض سریع	انقباض بطی
	انبساط سریع	انبساط بطی	انبساط معتدل
	انقباض سریع	انقباض بطی	انقباض معتدل

اور حرکت انقباضی کا کم محسوس ہونا ساقط الاعتبار ہو باعتبار زمانہ حرکت انبساط کے جنس چوتھی بیان قوام نبض میں اصطلاح حکما میں قوام اس شے کو کہتے ہیں جو حاصل ہوتی ہو اس جسم کو جس پر اطلاق نرمی اور سختی کا کیا جاتا ہے یہ تین قسم ہے اول صلب کہ انگلیوں کے دبائے سے نہیں دبتی ہے اور حرکت اس کی باطل نہیں ہوتی ہو اور نبض صلب مشابہ نبض قوی کے ہے مگر فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ نبض قوی اگرچہ دبائے سے دب جاتی ہو مگر انگلیوں کو بقوت دفع کرتی ہو بخلاف نبض صلب کے کہ یہ دبائے سے نہیں دبتی ہو اور نہ انال کو بقوت دفع کرتی ہو اور نبض صلب دلیل خشکی بدن کی اور زائل ہونے رطوبت کی ہے کس لیے کہ قلت رطوبت کی



علت عسر قبول کی ہوتی ہو دباؤ کو نہیں قبول کرتی ہو اور یہ بدیہی ہو کہ پوست بدن کو صلابت نبض کی لازم ہو مگر صلابت نبض کو خشکی بدن کی لازم نہیں ہو جیسا کہ بکران میں ظاہر ہوتا ہو کہ جس وقت مادہ کو طبیعت کسی جانب مثل سر اور معدہ اور اعضا اور مشانہ کے دفع کرتی ہو اس وقت تمد تمام اعضا میں پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے جرم رگ میں بھی تمد ظاہر ہوتا ہو اور صلابت محسوس ہوتی ہو یوم بکران کے حالانکہ پوست واقع میں نہیں ہوتی ہو پس صلابت کو وجود پوست ضرور نہیں ہو کما ذکرناہ اور امراض مفصلہ ذیل میں یہ نبض محسوس ہوتی ہو جو نقشہ ہذا میں درج ہے۔

ورم غشاء صلب	ورم غشاء لین	سرمسام	سرمسام	میزان اقسام امراض ہندو
دماغ	دماغ	سوداوی	گرم	نقشہ ہذا
لقوہ	صریح سوداوی	سبات بارد	خناق سوداوی	امراض دماغ امراض خلق
تقلص الحجاب	ورم ریہ	سود مزاج	سود مزاج	امراض یہ امراض حجاب
حمی جو بوجہ	حمی مطبقہ	تپ دق مفرد	تپ رنج	امراض قلب امراض جگر
کے پیدا ہو		سوداوی	اقسام حمی	

دوسری لین یہ ضد صلب کی ہو یعنی بسہولت منفرد ہو جادے یہ دلیل

زیادتی رطوبت بدن کی ہو امراض مفصلہ ذیل مندرجہ نقشہ ہذا میں نبض ہوتی ہو

سود مزاج قلب	خفقان لہجنی	میزان اقسام امراض	تیسری معتدل
فوق	ضیق نفس	امراض قلب امراض ریہ	یہ درمیان صلب اور
سیلان الرحم	حمی لثقہ	امراض معدہ امراض ریح	لین کے ہر یہ دلالت
تپ رنج لہجنی	تپ رنج دہوی	اقسام حمی	کرتی ہو اور پر ہونے سے

حال بدن کے خشکی اور تری میں اقسام بسطہ اسکے نقشہ ہذا سے پیدا ہیں۔

اقسام بسطہ	زیادتی	انقباض	اعتدال	حبس یا سکون
باعتبار قوام نبض				بیان زمانہ سکون
	صلب	لین	معتدل	میں سکون و نوع

ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی اسکو کہتے ہیں کہ حرکت فی الحقیقت اس میں واقع نہ ہو جیسا کہ حد نبض میں معلوم ہوتا ہو کہ سکون درمیان دونوں حرکتوں کے ضرور ہو اور سکون حقیقی مراد اس وقت سے ہو کہ حرکت رگ کی محسوس نہ ہو خواہ اس زمانہ مذکور میں رگ متحرک ہو یا ساکن اور اس حبس میں مقصود یہی ہے وہ حکم کہ حرکت انقباضی کے منکر نہیں ہیں وہ ایسے ہی سکون سے مراد لیتے ہیں اور زمانہ اس سکون کا چار چیز پر مشتمل ہو اول سکون محلی دوسرے حرکت انقباضی تیسرے سکون مرکزی چوتھے ابتدائے حرکت انقباضی اور ظاہر ہو کہ ان اوقات میں حرکت نبض کی محسوس نہیں ہوتی ہے اگرچہ



متحرک ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ اس جنب میں مراد سکون غیر حقیقی سے ہو اور یہ قسم ہے تین قسم پر قسم اول متواتر پس متواتر وہ ہو کہ کوتاہ ہو زمانہ سکون غیر حقیقی کا حاصل اس کا یہ ہے کہ رگ جب حرکت کرے اور پھر فوراً بلا ہلکے قرع ثانی کرے یا حرکت انقباضی محسوس ہونے سے باز رہے یعنی فوراً طرف حرکت انبساطی کے رجوع کر جاوے اور قرع کرے اور زمانہ بین القرعین کا کوتاہ ہو یہی فرق ہے درمیان پہلے اور متواتر کے اس واسطے کہ متواتر کوتاہی زمانہ بین القرعین کی معتبر نہیں ہے اور سر پہ میں کوتاہ ہو نا زمانہ حرکت اور قرع کا شرط ہے اور زمانہ قرع کا اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ حرکت انبساطی ساتھ انال کے بدرجہ تا وہ قہیکہ حرکت نہ کو تمام نہ ہووے زمانہ سکون محیطی کا قرع میں داخل نہیں ہے یہ دلالت کرتی ہے ضعیف ہونے قوت حیوانی پر خواہ سبب ضعف کا حرارت ہو یا برودت اور جمع ہونا تو اثر کا نشان زیادتی حرارت کا ہو یعنی قلب محتاج طرف ترویج کثیر کے ہے اور دلالت نبض متواتر کی اور پر ضعف کے اس تقدیر پر ہے کہ مرکب ساتھ عظم کے نہ ہو اس واسطے کہ عظم نبض میں بلا قوت کے نہیں ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع عظم کا نہ ہو حاصل اس کا یہ ہے کہ تو اثر نبض میں عام ہے کہ بوجہ ضعف قوت کے ہو یا بوجہ قوت قوت کے لیکن شدت صحت کی ضرور ہو اور امراض نقشہ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

در دہر	مرگی	ذات الجنب	سود مزاج	ربع دائرہ	خفقان	اور دم گرم	میزان اقسام مرض
جار	سوداوی	صفراوی	حار قلب	صفراوی			
	حمی جوفج		حمی المغنی	سود مزاج			مرض داغ مرض
حمی یوم	مفرطے	حمی بانی	لبیہ آخر	یا بس	تپ دق		صند مرض قلب
ہیدامو		نوبت	قلب	مفرد			مرض حمی

قسم دوسری متفاوت ہے اور یہ ضد متواتر کی ہے یہ دلالت کرتی ہے غلبہ قوت حیوانی پر اکثر اور قید اکثر کی اس واسطے کی گئی ہے کہ سقوط قوت سے بھی ہوتی ہے اور فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ اگر صغیر زیادہ اور بلی ہو تو سقوط قوت کی دلیل ہو اور اگر ساتھ عظم اور سرعت کے ہو تو زیادتی قوت کی دلیل ہے امراض مفصلہ ذیل نقشہ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

در دہر بار	سرمسام بار	فاج	مرگی	میزان اقسام مرض	نقشہ ہذا
سبات بار	سود مزاج	سود مزاج	خناق ارجم	امراض داغ مرض	مرض قلب مرض
سافج	بارد قلب	سرد جگر			
ابتدائے نوبت	ابتدائے نوبت				
غیر خاصہ	غیر خاصہ	لیفو یا طبعی		امراض شحم اقسام حمی	



قسم تیسری معتدل بہ متوسط درمیان متواتر اور متفاوت کے یہ دلالت کرتی ہیں اعتدال قوت حیوانی پر اور اقسام اسکے نقشہ ہذا میں مندرج ہیں۔

اقسام نبض	زیادتی	نقصان	اعتدال	صنصن چھٹی بیان مقدار بخون شریان
باعتبار سکون	متواتر	متفاوت	معتدل	میں واضح ہو کہ

اس صنف سے اندازہ روح حیوانی اور خون کا جو شریان میں واقع ہے معلوم ہوتا ہے اور جرم رگ سے کچھ بکث نہیں ہے اور اسکی تین قسمیں ہیں اول ممتلی دوسری خالی تیسری معتدل قسم اول بیان ممتلی میں جو امتلا کہ بوجہ کثرت خون اور روح حیوانی کے واقع ہو عام اس سے کہ کثرت اسکی بدن میں ہو یا شریان میں اور سبب امتلا کے تیس ہیں اول زیادتی روح کی دوسرے کثرت خون کی تیسرے کثرت دونوں کی واقع ہوا اور فرق پہلا درمیان امتلائے روحی اور دموی کے یہ ہے کہ امتلائے روحی میں شریان سبک ہوتی ہے اور اگر قوت متوسط ہے تو حرکت رگ کی تمام ہوگی بشرطیکہ صلاحیت جرم مانع نہ ہو۔ اور امتلائے دموی میں رگ بوجہ ثقالت کے حرکت تمام نہیں کر سکتی فرق دوسرا یہ ہے کہ امتلائے روحی میں رگ پھوٹی ہوئی ہو یا رماند مشک پڑ ہو اسکے ہوگی بخلاف دموی کے کہ وہ مشکل اس مشک کے ہوگی

کہ جس میں کھوڑا پانی باقی ہو یعنی انبساط نبض کا اونچا نیچا منقبض معلوم ہو فرق تیسرا یہ ہے کہ امتلائے روحی میں نبض اکثر عظیم ہوگی اور دموی میں بوجہ ثقالت کے بسط ناتمام ہوگا اس لیے کہ زیادتی خون کی اس حد کو بھی پہنچ نہیں سکتی ہے جیسا کہ روح سے رگ پھولتی ہے فرق چوتھا یہ ہے کہ امتلائے روحی میں نبض مستوی ہوتی ہے بوجہ خفت روح کے بخلاف دموی کے کہ نبض اس میں مختلف ہوتی ہے بوجہ ثقالت مادہ کے اور اسی سبب سے امتلائے دموی میں نبض دبی رہتی ہے فرق پانچواں یہ ہے کہ امتلائے دموی میں نبض اکثر لین ہوتی ہے بسبب ترتیب خون کے بخلاف امتلائے روحی کے کہ لینت نبض میں نہیں ہوتی ہے اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ تمام بدن میں خون زیادہ ہو یا کم کہ زیادتی خون بدن سے شریان کو کثرت خون کی لازم نہیں کیونکہ جب خون غلیظ بدن میں زیادہ ہوگا پس بوجہ غلظت کے اس کو صلاحیت نفوذ کی شریان میں نہ ہوگی پس لامحالہ شریان میں خون کم ہوگا اور جب خون صالح رقیق بدن میں زیادہ ہوتا ہے اس وقت البتہ شریان اپنی قوت سے اس کو جذب کر لیتی ہے اور پیدا ہونا روح کا خون سے ضرور ہے مگر کبھی کم اور کبھی زیادہ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب روح زیادہ پیدا ہوتی ہے تو اس کو امتلائے روحی کے ساتھ منسوب کرتے ہیں اور جب کم پیدا



ہوتی ہے تو اس کو امتلائے دموی کے ساتھ نسبت دیتے ہیں پہلے امتلائے  
روحی کو کثرت خون کی شرط ہے اور امتلائے دموی کو زیادتی روح کی شرط  
نہیں ہوا اب بیان پر اسکو بھی بیان کرنا ضرور ہوا کہ یہ نبض کن امراض میں  
واقع ہوتی ہے چنانچہ اسکو نقشہ ذیل میں تحریر کرتا ہوں قسم دوسری خالی  
یہ مخالف متلی کے ہے یہ دلالت کرتی

حمی جو حرکت یا صفت	میزان اقسام مرض
یا حرکت استقام سے	پیدا ہو
حمی مطبقہ	اقسام حمی

کرنا چاہیے کہ اس نبض کو خالی اس غرض سے کہتے ہیں کہ کچھ خون و روح  
جو تشریان میں نہیں ہے کیونکہ خالی ہونا تشریان کا روح اور خون  
سے محال ہے بلکہ باعتبار اس کے کہتے ہیں کہ رطوبت بہ نسبت اعتدال  
کے کم ہے الغرض مجر د امتلائے نبض سے حکم امتلا کا تمام جسم پر نہیں  
ہو سکتا ہے تا وقتیکہ اور وجوہ سے آثار امتلا کے نہ ظاہر ہوں اور  
اسی طور سے حکم خلوص سے قلت خون بدن تا وقتیکہ اور وجوہ سے ثابت  
نہ کریں ثابت نہیں قسم تیسری معتدل یہ درمیان امتلا اور خلوص  
کے ہے دلالت کرتی ہے اور اعتدال کے اور اس نقشہ سے اقسام  
اس کے بخوبی سمجھیں آ جا دیں گے۔

اقسام نبض باعتبار

تجولت شریان	زیادتی	نقصان	اعتدال	جنس ساق تو شریان
	ممتلی	خالی	معتدل	کیفیت لمس نبض میں

یا معتدل معلوم کرنا اور کیفیت لموسہ سے مراد بیان حرارت اور برودت  
ہے جو کیفیات فاعلہ میں نہ رطوبت اور یوست سے جو کیفیات  
الفعالیہ میں اور متعلق میں ساتھ قوام نبض کے محمد بن زکریا نے لکھا  
ہے کہ استدلال باللمس مخصوص ساتھ نبض کے نہیں ہے بلکہ ساتھ تمام  
بدن کے ہے امام رازی کا قول ہے کہ شریان میں حرارت نسبت دوسرے  
اعضا کے زیادہ ہے اس واسطے کہ شریان ادویہ روح کا ہے اور اتصال  
اس کو ساتھ قلب کے ہے اور یہ محل حرارت کا ہے اقصائی نے لکھا ہے  
کہ لمس شریان کو دوسری جگہ جو غیر محل شریان کا ہو قیاس کریں اور  
یہ جنس منقسم ہو تین قسم پر اول حار یعنی گرمی لمس نبض کی زیادہ درجہ  
اعتدال سے پائی جاوے یہ دلالت کرتی ہے حرارت روح اور خون  
پر جو اندر شریان کے ہے دوسری بار یعنی سردی زیادہ معتدل  
مقیس علیہ سے پائی جاوے اور یہ دلیل قلیہ برودت اور قلت  
حرارت کی ہے خون اور روح میں تیسری معتدل یہ مساوی ہو حرارت  
اور برودت میں دلالت کرتی ہے اعتدال حرارت اور برودت اور صحت مزاج



فائدہ اگرچہ شریان جسم حار ہے بوجہ خون اور روح کے بالاتفاق پس سرد ہونا شریان کا باوجود کثرت ارواح اور اتصال قلب کے بعید ہو لیکن بیان پر مراد سردی لمس سے وہ نہیں ہے کہ لمس جلدی جو اوپر ہے سرد معلوم ہو بہ نسبت جلد دوسری جگہ کے بلکہ مراد یہ ہے کہ لمس جلد شریان کی بہ نسبت اس حرارت کے کہ اس کو لازم ہے سرد ہو یعنی حرارت گھٹی معلوم ہو بہ نسبت حالت اعتدال کے پس محسوس علیہ اس جگہ حالت تندرستی کو رکھنا چاہیے یا طبیب حاذق حالت معتدل مفروضہ پر قیاس کرے چنانچہ نقشہ اس کے اقسام کا تحریر کرتا ہوں تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے

اقسام نبض باعتبار	زیادتی	نقصان	اعتدال
لمس نبض	حار	بارد	معتدل

جنس آنکھوں میں

وزن حرکت نبض میں واضح ہو کہ وزن لغت میں عبارت ہے اس شے کے قیاس کرین ایک چیز کو دوسری چیز پر تاکہ حاصل ہووے قیاس کرنے سے ایک نسبت کہ وہ درمیان دونوں کے واقع ہو اور اصطلاح اطباء میں وزن کرنا ایک حرکت دسکون کا دوسری حرکت دسکون نبض سے باعتبار مقدار زمانہ کے قیاساں باعتبار مقدار زمانہ کے دس قسم پر تقسیم اسکی کی جاتی ہو اول قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ انقباض دوسرے پر دوسری قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ

النبض پر تیسری قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ سکون خارجی محیطی پر چوتھی قیاس کرنا زمانہ انبساط کو زمانہ سکون داخلی مرکزی پر پانچویں قیاس کرنا زمانہ انقباض کو زمانہ انقباض دوسرے پر چھٹی قیاس کرنا زمانہ انقباض کو زمانہ سکون خارجی پر ساتویں قیاس کرنا زمانہ انقباض کو زمانہ داخلی پر آٹھویں قیاس کرنا زمانہ سکون خارجی کو زمانہ سکون خارجی دوسرے پر نویں قیاس کرنا زمانہ سکون خارجی کو زمانہ سکون داخلی پر دسویں قیاس کرنا زمانہ سکون داخلی کو زمانہ سکون داخلی ثانی پر اور شیخ الرئیس کے نزدیک مراد وزن سے یہ ہے کہ زمانہ حرکت کو زمانہ سکون کے ساتھ قیاس کرین استواء اور اختلاف میں تاکہ کرنا زمانہ سکون کو زمانہ سکون ثانی پر قیاس کرین پس اولیٰ وہ پانچویں اور آٹھویں اور نویں اور دسویں شکل خارج ہے اسواسطے کہ بصورتیں قیاساں استواء اور اختلاف میں داخل ہیں اور قیاس کرنے وزن سے اس جنس میں عام ہو یعنی حرکت انبساطی اور سکون محیطی اور مرکزی اور حرکت انقباضی اور سکون محیطی اور مرکزی کے ساتھ وزن میں قیاس کرین اور یہ اس صورت میں کہ ہر ایک امور اربعہ یعنی دونوں حرکتوں اور دونوں سکون کا درجہ ہونا فرض کر لیوں دیگر نہ مراد زمانہ سکون سے وہ زمانہ ہوگا کہ درمیان انبساطین کے واقع ہو اور یہ دو قسم پر ہے اول جید الوزن کہ حرکت دسکون ہر ایک



اپنے مجرائے طبعی پر ہو مثلاً نبض لڑکے کی چاہیے کہ حرکت انبساطی اس کی سرعہ حرکت انقباضی سے نہ ہو اس واسطے کہ حاجت اس کو طرف ہوا کے بنا بر جذب نسیم اور دفع کرنے بخار و خانیہ کے زیادہ ہے لہذا حرکت انبساطی شریان لڑکوں کی سرعہ ہے یعنی تھوڑے زمانہ میں تمام ہوتی ہے اور زمانہ سکون خارجی کا طویل اس واسطے کہ جب زمانہ حرکت کا کم ہوگا زمانہ سکون کا زیادہ اور ظاہر ہے کہ جو حرکت رگ کی بطی یعنی اطول ہے پس سکون اس کا اسرع یعنی اقصر ہوگا پس سرعت حرکت کو بطور سکون لازم ہے و بالعکس پس اگر زمانہ سکون کا مساوی ہو حرکت کو تو اس کو جبید الوزن اور حسن الوزن کہتے ہیں اور یہ علامات اعتدال مزاج کی ہے دوسری غیر جبید الوزن اور یہ بخلات جبید الوزن کے ہے اس کے اعتدال میں تفادات اور تجاوزات ظاہر ہوتا ہو اور یہ تین قسم ہے قسم اول مجاوز الوزن جس میں تفاوت حال یعنی جس کی نبض کا وزن مثل وزن اس بن اور عمر کے کہ وہ قریب ہو ساتھ اس بن کے مثلاً نبض لڑکے کی مثل نبض جوان کے ہو یا نبض جوان کی مثل نبض بڑھے کے ہو قسم دوسری بائن الوزن کہ جس کا وزن ہو وزن اس بن کے ہو اور وہ متصل ساتھ اس بن کے نہ ہو یعنی نبض ایک بن سے تجاوز کر کے دوسرے بن بعید کی طرف پھر جاوے مثلاً نبض لڑکے کی مثل نبض بڑھے کے ہو قسم تیسری خارج الوزن کہ وزن اس کا ہو وزن کسی بن کے نہ ہو یعنی نبض بن جو

نسبت کہ حرکت اور سکون کی مزاج انسانی سے ہوتی ہے نہ باقی جائے مثلاً نبض شخص صحیح کی تعیش معلوم ہو اور خارج الوزن اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ خارج ہے تمام اوزان طبعی سے جس کے لیے کوئی سن مخصوص نہیں نہ یہ کہ کوئی وزن نہیں اور یہ محال ہو پس ثابت ہو گیا کہ جبید الوزن دلیل اعتدال حال کی ہے اور غیر جبید الوزن دلیل ردات حال کی کیونکہ جو نبض اپنے مجرائے طبعی سے باہر ہو وہ ردی ہے اب بیان پر دو نقشے لکھتا ہوں جس سے جملہ اقسام اس جنس کے سمجھ میں آجائیں گے وہ نقشے یہ ہیں۔

## نقشہ اول

اقسام نبض باعتبار وزن حرکت	اعتدال	نقصان
	جبید الوزن	غیر جبید الوزن

## نقشہ دوم

اقسام نبض ناقص باعتبار وزن حرکت	تفاوت	تجاوز	ناقص
	مجاوز الوزن	بائن الوزن	خارج الوزن



جنس نویں بیان استواء اور اختلاف میں نبض مستوی وہ ہے کہ اجزاء نبض کے باہم متشابہ اور یکساں ہوں اور تشابہ ہونا اجزاء کا دو صورت پر ہو  
 اول تشابہ واقع ہو قمرات میں اور اوپر بیان ہو چکا کہ نبض میں تغیر اکثر بارہ قرعہ اور کبھی زیادہ و کم میں ظاہر ہوتا ہو پس اگر نبضہ بارہ قرعہ تک ایک طور پر رہے اور تغیر واقع نہ ہو تو اس پر حکم مستوی کا کرین باعتبار خلق غائب کے اور اگر تین اور پینتیس قرعہ تک نبض یکساں رہے تو اس کو مستوی باقیین کہتے ہیں اور یہ ممکن نہیں ہے کہ اختلاف نبض میں موجود ہو اور پینتیس قرعہ تک اثر اس کا معلوم نہ ہو دوسرے یہ کہ تشابہ اس کا بنظر اس کے اجزاء کے ہو خواہ باعتبار اناٹل کے خواہ باعتبار اجزاء اناٹل کے لیکن بنظر احوال نبضہ کے مستوی ہو یا بالعکس پس مستوی حقیقی وہ ہے کہ باعتبار اجزاء قرعہ و نبضات کے مخالف نہ ہو اور مختلف غیر حقیقی اس کو کہتے ہیں کہ جس میں اختلاف باعتبار نبضہ اور قمرات کے حاصل ہو اور اگر بعض مدارج میں مختلف اور بعض میں مستوی ہو تو ایک اعتبار سے مستوی اور باعتبار ثانی مختلف کہیں گے اور ظاہر ہونا استواء اور اختلاف کا اکثر ان پانچ صورتوں میں ہوتا ہے جن کو امور خمسہ کہتے ہیں اول باعتبار حال مقدار کے دوسرے باعتبار حال قوت اور ضعف کے تیسرے باعتبار زمانہ حرکت کے چوتھے باعتبار سکون کے پانچویں باعتبار حال قوام کے پس

اگر استواء تمام جنسوں میں ہے تو اس کو مستوی علی الاطلاق کہتے ہیں اور اگر بعض حالات میں اختلاف ہے اور بعض میں استواء تو اس کو مستوی فی بعض اور مختلف فی بعض کہتے ہیں اور اگرچہ اعتبار استواء اور اختلاف کا باقی جنسوں میں بھی ہو سکتا ہو لیکن بے وقت اختلاف معلوم ہوتا ہے مانند خلا اور مثلاً کے جو زمانہ دراز کے بعد دریافت ہوتا ہو اور نبض مستوی مطلق اور نیکی حال بدن کے دلالت کرتی ہے مختلف وہ ہے کہ جو خلاں مستوی کے ہو چونکہ درمیان مستوی اور مختلف کے کچھ واسطے نہیں ہیں اس واسطے مخالفت ساتھ ضد کے معتبر نہیں ہیں اور یہ نبض دلالت کرتی ہے عدم اعتدال و خطل مادہ اور واقع ہونے تغیر کے اور جب مختلف اور مستوی دونوں جمع ہوتے ہیں تو دلیل اعتدال ہو اور غیر اعتدال مزاج موافق حیثیت مختلفہ کے ہوتی ہے اور دریافت کرنا اختلاف کا اجزاء نبضہ واحد میں باعتبار تجویز عقل کے ہے اس واسطے کہ ہر جزو شریان کا بالطبع حرکت کرتا ہے پس ممکن ہے کہ حرکت اسکی باہم موافق ہو یا مخالف مثلاً کسی عضو میں بسبب فساد مادہ یا حرارت کے حرارت زیادہ ہو پس حرکت شریانی اس عضو ماؤن کی سرین عضو محفوظ سے یہ اختلاف کمتر واقع ہوتا ہو جس کا دریافت کرنا بھی مشکل ہے مگر اختلاف اجزاء نبض کا باعتبار نبضات کے کثیر الوقوع ہو اور نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے اور یہ دو وجہ سے باہر نہیں ہے



اول تبدیج اختلاف ظاہر ہو درمیان ایک نوع کے مثلاً اول عظیم معلوم ہو اور نبضہ ثانی میں عظیم اندک کم ہو پس ایسا ہی ہر نبض میں کم ہوتا جاوے حتیٰ کہ درجہ صغیر کو پہنچے اس کو مختلف متصل کہتے ہیں اور مختلف متصل اگر بعد پہنچنے درجہ صغیر کے طرف عظیم کے مائل ہو اس کو عائد کہتے ہیں اور اگر ہر نبضہ تبدیج زیادہ ہو کر عظیم کو پہنچے اس کو مختلف منظم کہتے ہیں اور اگر درمیان میں اختلاف واقع ہو اور بعد اس کے طرف عظیم کے خواہش کرے اس کو مختلف غیر منظم کہتے ہیں اور دیگر اقسام میں جنہیں اختلاف واقع ہوتا ہو مانند سرع اور متواتر اور مانند اس کے انکو بھی ایسا ہی قیاس کرنا چاہیئے دوسرے یہ ہر اختلاف دفعۃً واقع ہو اور یہ بھی منظم یا غیر منظم ہوتا ہو اور امراض مفصلہ ذیل میں نبض مختلف واقع ہوتی ہو جو اس نقشہ میں مندرج ہیں اب وہ نقشہ جس میں اقسام اس جنس کے مندرج ہیں واسطے ملاحظہ ناظرین کے لکھتا ہوں وہ نقشہ یہ ہے۔

سرام	صغیر بلغمی	صغیر سوداوی	الینخولیا	الینخولیا جو سو داوے پیدا ہو	میزان امراض
عشق	سود مزاج	حمی جو فزع	حمی مطبقہ	ہتاکے نوت	امراض باغ امراض قلب
حمی بلغمی بسط	حمی غلیظ	شطر غلیظ			اقسام حمی

اقسام نبض باعتبار اعتدال	نقصان	جنس دسویں
استواء و اختلاف	مختلف	بیان نبض انتظام اور

غیر انتظام میں وہ دو قسم ہو اول مختلف منظم اور یہ حافظ ہوتی ہے اپنی حرکت کی یعنی اختلاف اس کا ایک وتیرہ پر رہتا ہو جس طور سے یہ دلیل ہو یکساں ہونے تغیر مزاج کی اور حال مختلف منظم کا مشابہ ہو منظم سے یعنی شدید الرواوت نہیں ہو لیکن بہ نسبت مستوی کے ردی ہے قسم دوسری مختلف غیر منظم جس کا اختلاف ایک حال پر قائم نہ رہے اور بدلتا جاوے یہ دلیل ہو نہایت تغیر مزاجی پر واضح ہو کہ نزدیک باب تحقیق کے قسم دہم داخل قسم نہم میں ہے اس واسطے کہ شیخ الرئیس اور محمد زکریا نے اجناس دلی نبض کے نو قرار دیے ہیں مگر جالینوس نے اس جنس کو علیحدہ ذکر کیا ہو اور اکثر متاخرین نے تقلید اس کی کی ہے مگر قرشی نے کہا ہو کہ شعبے اس کے بہت ہیں فصل چوتھی بیان نبض مرکب میں جو اجتماع بسائط سے شکل جدا گانہ پیدا ہوتی ہے اس کی اکیس نوع ہیں نوع اول عظیم یہ مرکب ہے تین بسط سے یعنی طول اور عرض اور شوق یعنی بلندی سے اور یہ نبض امراض مندرجہ نقشہ ہذا میں واقع ہوتی ہے۔



صنوع	فالج	نفیس	سرام	مالجولیا	اکام	خناق	ذات الحی	ض
دوی	دوی	دماغ	دوی	دوی	دزل	دوی	دوی	میزان
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی
دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی	دوی

نوع دوسری صغیر عظیم کی ہے یعنی ناقص ہوا قطار ثلاثہ میں اور یہ امراض  
مفصلہ ذیل میں واقع ہوتی ہے جو نقشہ ہذا میں درج ہیں

سرام	سرام	صرع	مالجولیا	سوز مزاج	سوز مزاج	خفقان	اجداس	میزان
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی
سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی	سوداوی

نوع تیسری معتدل جو درمیان عظیم اور صغیر کے ہو نوع چوتھی غلیظہ کہ

جس میں دو قطر بسیط عرض اور شہوق زیادہ ہوں نوع پانچویں دقیق مند  
غلیظہ کی ہو نوع چھٹی معتدل کہ متوسط درمیان غلیظہ اور دقیق کے ہو اور  
یہ اقسام دلالت کرتے ہیں اور اس کے کہ دلالت کرتے ہیں بسائط اُنکے چونکہ  
اسباب بسائط ذکر کر چکا ہوں لہذا مرکبات کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے  
اب معلوم کرنا چاہیے کہ واسطے نبض عظیم کے تین سبب درکار ہیں اول حرارت  
کا زیادہ ہونا کہ وہ محتاج ہے طرف ترویج کثیر کے دوسرے جرم نبض کا  
ملاک ہونا کہ انبساط میں عاصی نہ ہو تیسرے قوت حیوانی کا قوی ہونا کہ انبساط  
رگ پر قادر ہو اور ظاہر ہے کہ جب تک یہ اسباب ثلاثہ نہ ہوں نبض میں عظیم نہیں  
پیدا ہوتا ہے اور اسباب نبض صغیر کے ضد اس کے ہیں یعنی غلبہ برودت اور خلل  
جرم نبض اور ضعف قوت اور کبھی نبض میں صغیر بسبب دیکھانے قوت کے بھی  
پیدا ہوتا ہے مانند امتلائے غذائی یا امتلائے خلط فاسدہ متعفن سے اور کبھی  
نبض منضبط کہتے ہیں اور انضباط غذا سے اس طور پر ہوتا ہے کہ جس وقت غذا  
کثیر المقدار معدہ میں پہنچی اور اس نے گرانی پیدا کی اور بوجہ گرانی کے قوت  
اور حرارت غریزی سست ہوتی گئی اور قوت بوجہ منضبط کے تکمیل انبساط پر  
قادر نہ ہوئی اگرچہ اسباب عظیم کے موجود نہ ہوں اور سبب انضباط خلط سے  
اس طور سے پیدا ہوتا ہے کہ خلط متعفن شدہ ایک محل میں جمع ہو اور قوت کو  
منضبط کرے جیسا کہ نبض اول لوبت میں ہوتی ہے بسبب اجتماع مادہ کے وضوح ہو



کہ وقت خارج ہونے اعتدال کے اول حاصل ہوتا ہے عظم پھر سرعت پھر توازن  
اسی طور سے وقت رجوع یا اعتدال و زوال حاجت کے اول زائل ہوتا ہے توازن  
پھر سرعت پھر عظم حاصل کلام یہ ہے کہ درجات احتیاج کے انھیں سے پائے  
جاتے ہیں پس زیادتی حرارت سے تین درجے پیدا ہوتے ہیں اول عظم  
دوسرا سرعت تیسرا توازن اب یہاں پر اقسام اقطار ثلاثہ جو بحالت ترکیب  
پیدا ہوتے ہیں نقشہ نہا میں لکھتا ہوں۔

ثلاثہ اقطار ثلاثہ ترکیب	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول عرض عمق	عظیم	صغیر	معتدل
عرض عمق	خلیظ	دقیق	معتدل
عرض طول	ادراک عرض طول کا بدون عمق کے غیر ممکن ہے لہذا سمیلا کہتا ہے عرض عمق کا		
عمق طول	بلا عرض کے ادراک طول و عمق کا بھی نہیں ہو سکتا ہے۔		
طول طول	مربعات ثلاثہ اتفاقاً جو حاصل ضرب ہونیکے کوئی نتیجہ نہیں رکھتے ہیں اگر کوئی شبہہ کرے کہ بساط میں انکی تعریف کی گئی ہے حالانکہ جو ضرب درکت ہوگی تعریف ناجائز ہو وضع شبہہ یہ ہے کہ حالت مرکب میں ادراک غیر ممکن ہے لہذا بساط میں ادراک تعریف بساط کی نہ کیجاتی تو مرکب کا سمجھنا غیر ممکن ہوتا		
عرض عرض			
عمق عمق			

نوع ساتوین بیان نبض غزالی میں واضح ہو کہ یہ نبض یکبار زوال انبساط  
میں انگلیوں کو حرکت دیتی ہے اور دوسری بار اس سرعت سے حرکت کرتی ہے  
کہ معلوم نہیں ہوتا رجوع اور سکون اسکا اور یہ ولالت کرتی ہے زیادتی احتیاج  
ترویج پر اور سبب اس کا اسباب سرعت ہے اور غزالی سکون واسطے کہتے ہیں  
کہ یہ مانند ہرن کے کودتی اور دوڑتی ہے اور بدیہی ہے کہ غزال وقت جست کے  
پانوں زمین پر رکھتا ہے اور پھر جوڑ کر جلدی سے اٹھا چوڑی بھرتا ہے کہ نہایت  
سرعت وضع اور رفع سے سکون اس کا معلوم نہیں معلوم ہوتا ہے نوع آٹھوین  
بیان نبض موجی میں کہ اجزاء جس کے عظم و صغر اور مشوق اور عرض میں  
ساتھ امتلا کے نرم اور مختلف ہوں مانند لہر دریا کے کس لیے کہ جب آب  
استادہ میں کوئی چیز سخت ڈالتے ہیں دائرے اس سے ظاہر ہوتے  
ہیں اور دائرے داخلی نسبت خارجی کے خرد تر اور سریع حرکت ہوتے  
ہیں ایسا ہی یہ بھی طرف انگشت خرد کے نسبت اور اجزاء کے بہت زیاد  
اور بلند محسوس ہوتی ہے اور طرف انگشت نبض کے نسبت اول کے پھوٹی  
اور کمتر معلوم ہوتی ہے جس کے سبب دو ہیں ایک یہ کہ بوجہ ضعیفیت  
قوت کے ایک بار میں تمام و کمال انبساط حاصل نہ ہو دوسرا یہ ہے  
کہ رگ میں لیت ہو اور قوت قوی شریان بوجہ ترقی کے تمامی متحرک  
نہ ہو سکے اور منتقل نہ ہو ہر جزو اس کا تحریک قوت سے ایک بار بلکہ اندر



جز و بعد جز د کے ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز سخت کو حرکت دیتے ہیں تو اول اس کا ایک طرف حرکت کو قبول کرتا ہے بخلات جز و نرم کے کہ اگر کوئی چیز واس کا حرکت کو قبول کرے تو جائز ہے کہ جز و دیگر حرکت سے منفعل نہ ہو اور یہ نبض دلالت کرتی ہے زیادتی رطوبت پر اور ہونے امراض مزاجہ نقشہ ہذا پر اور پ میں دلیل عرق آنے کی ہے اور بعد حمام اور شراب پینے کے نبض موجی ہوتی ہے۔

وزم نفس داغ	وزم غشائیں داغ	سرام سرد	میزان اقسام امراض
فالج	سکتہ	ذات الریہ دہوی	امراض دماغ امراض ریہ
استسقا			امراض جگر

نوع ثوبین بیان نبض دودی میں عربی میں دو و کیرے کو کہتے ہیں جو پیدا ہوتا ہے رطوبت ناک جگہ میں اور وہ میں رہتا ہے اور یہ بہت سست چلتا ہے اور نبض دودی موجی سے عربی اور ممتلی نہیں ہوتی ہے مگر مانند موجی کے بلندی اور غور اور تقدم اور تاخر میں برابر ہوتی ہے اور یہ دلالت کرتی ہے اور برقوق قوت کے نہ تمام ہوا سطلے کہ جب تمام قوت ساقط ہو جاوے تو اس کو نلی میں شمار کریں گے نوع دسومین بیان نبض نلی میں یہ نبض نہایت درجہ ضعیف اور متواتر ہوتی ہے بوجہ ضعیف ہونے قوت کے اور یہ نبض حالت گ میں ظاہر ہوتی ہے چونکہ حرکت اس کی مثل حرکت چوٹی کے ہے اسی وجہ سے

اس کو نلی کہتے ہیں فرق درمیان نبض موجی اور نلی کے یہ ہے کہ نبض موجی بسبب رطوبت کے ایک بارگی متحرک نہیں ہو سکتی ہے باوجودیکہ قوی ہے بخلات دودی اور نلی کے کہ علت اس کی افراط ضعف ہے اس نبض میں بوجہ کثرت حاجت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور نبض نلی طفل نوزاد کے حق میں طبعی ہے بخلات اور حالات کے کہ اس میں نشان موت ہے نوع گیارھون بیان نبض منشاری میں منشار عربی میں آرے کو کہتے ہیں یہ نبض مثل آرے کے دانتوں کے ہوتی ہے اور صلابت اس میں زیادہ ہے البتہ شوق میں خفلا کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ نبض سرخ و متواتر و مختلف الاجزاء ہے عظم و انبساط و صلابت اور لیت میں اور یہ امر صحیح ہے کہ کوئی اجزاء نبض کے صلب ہوتے ہیں اور کوئی نرم لیکن یہ گمان کہ نبض لیت ہوتی ہے باطل ہے اس واسطے کہ کوئی جز و رگ کا صلب ہوتا ہے اور کوئی اصلب یہ دلالت کرتی ہے ورم عضو اور نیز قوت قوی پر کیونکہ بلا قوت سرعت حاصل نہیں ہوتی ہے اور عظم جولا نرم سرعت کا ہے پیدا نہ ہوگا اور یہ منشاریت نبض اختلاف جرم رگ کے پیدا ہوتا ہے صلابت اور لیت میں کیونکہ بدیہی ہے کہ جو اجزاء نبض کے صلب ہوں گے اس کے انبساط میں صغیر اور بطور ظاہر ہوگا اور جو اجزاء لیت میں اس کے انبساط میں سرعت اور عظم ہوگا پس نبض مذکور مختلف الاجزاء ہے صلابت اور عظم اور صغیر اور تقدم اور تاخر میں



اور سب اختلافات اجزاء اہل تحقیق کے نزدیک دوہیں ایک یہ ہے کہ  
بوجہ قوام مادہ کے اختلافات اجزاء رگ میں واقع ہوا سوا سٹے کہ مادہ متغذہ  
کو واجب ہے لیت کا پیدا کرنا کیونکہ جب مادہ خام یا غیر متغذہ داخل  
ہوتا ہے تو صلاحیت پیدا ہوتی ہے دوسرا کسی عضو عصبی میں درم ظاہر ہو  
اور وہ باعث اختلافات اجزاء رگ کا ہوا سوا سٹے کہ انتشاریت حالت درم میں  
ضرور ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک شرائین دو غشا سے محیط ہے ایک داخلی  
دوسری خارجی سے اور غشا خارجی غلیظ اور نمایان ہے بخلاف غشا  
داخلی کے کیونکہ یہ غشا نہایت دقیق اور خفی ہے اور معلوم نہیں ہوتی ہے  
الا غشا بزرگ میں اور ترکیب غشا ریف عصبی اور ریف رباطی سے ہے  
پس جس وقت درم عضو عصبی میں پیدا ہوتا ہے تمام اعصاب اس عضو  
کے کشیدہ ہو جاتے ہیں بسبب افزودنی درم حجم عضو کے پس ریشہ عصبی شرائین  
کے بھی کھینچے ہیں اور تنگی شرائین میں معلوم ہوتی ہے اسی وجہ سے حال  
نبض کا مختلف معلوم ہوتا ہے کیونکہ اجزاء نبض کے بسبب عدم الجذاب  
ریشہ عضو غشائیہ کے عظیم اور سریع اور حالت الجذاب میں صغیر اور بطی  
اور بسبب تمدد کے صلب محسوس ہوتے ہیں اور جو اجزاء شرائین کے اس  
عضو سے تعلق نہیں رکھتے ہیں وہ اپنی حالت پر رہتے ہیں اور اگر دم کسی  
عضو میں جو عصبی نہیں ہے ہوا اس وقت نبض انتشاری واقع نہیں ہوتی ہے

درجہ یہ ہے کہ جب تک مادہ حارہ متغذہ اس میں پہنچتا ہے انتشاریت  
پیدا نہیں ہوتی ہے اور جو امراض نبض انتشاری میں ضرور ہوتے ہیں اس  
نقشہ میں درج ہیں۔

نوع بارہون	بیان نبض ذنب الف	سبب جو بوجہ پہنچنے	ورم غشا صلب بلخ
میں پیش چوہ کی	میزان قسام امراض	انجرہ کے یہ یا صند	سے پیدا ہو
دم کے ہوتی ہے	ذات الجذب خالص	ذات الجذب غیر خالص	امراض بلخ امراض صند

مختلف الاجزاء گندگی اور لاغری میں یعنی ایک طرف موٹی ہوتی ہے اور  
دوسری طرف پتلی اور شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ یہ شروع ہوتی ہے نقصان  
سے طرف زیادتی کے اور زیادتی سے طرف نقصان کے اور اس کی تین  
قسمیں ہیں قسم اول عظم سے شروع ہو کر بتدریج صغیر کو پہنچتی ہے اور جب  
حد صغیر کو پہنچتی ہے تو پھر حرکت اسکی بالکل معلوم نہیں ہوتی ہے اسکو  
ذنب المنقضي کہتے ہیں یہ قسم ردی ہے اور دلالت کرتی ہے ضعف اور  
عجز قوت پر قسم دوسری جس مرتبہ سے شروع ہوتی ہے بتدریج مرتبہ صغیر  
پہنچتی ہے اور اسی حالت پر قائم رہتی ہے اس کو ذنب ثابت کہتے ہیں  
قسم تیسری جس مرتبہ سے شروع ہوتی ہے بتدریج اسی مرتبہ کو پہنچتی ہے مثلاً اول  
صغیر یا عظیم محسوس ہو پس بتدریج عظم یا صغیر کی طرف بٹل ہو اسکو ذنب الج



ذنب عائد کہتے ہیں اور تین نوع ہوا اول اگر عظم شروع ہو کر صغیر کو پہنچے اور پھر اسی طور سے عظم کی طرف عود کرے اسکو ذنب متراجج تمام الرجوع کہتے ہیں یہ دلالت کرتی ہے قوت سادہ کی ہونے پر قوت متحرک حرکت اولیٰ کی دوسری عظم سے شروع ہوا اور درجہ صغیر کو پہنچے اور پھر طرف عظم کے عود کرے مگر اس درجہ عظم کو نہ پہنچے پس اسکو ذنب متراجج ناقص الرجوع کہتے ہیں یہ دلالت کرتی ہے ضعف قوت پر قوت متحرک حرکت اولیٰ کی تیسری عظم سے شروع ہو کر صغیر کو پہنچے اور پھر طرف عظم کے عود کرے مگر ساتھ زیادتی کے مرتبہ اول سے اس کو ذنب متراجج زائد الرجوع کہتے ہیں یہ دلالت کرتی ہے اوپر قوی ہونے قوت متحرک حرکت اولیٰ کے اب معلوم کرنا چاہیے کہ اختلاف ذنب الفارمین تین نوع پر پیدا ہوتا ہوا اول باعتبار نبضات کے مثلاً نبضہ اول قوی یا سریع یا عظیم معلوم ہوا اور پھر نبضہ البعد کا بتدریج طرف ضعف یا صغیر یا بطور کے آگے ہوا اور یہ نوع ظاہر ہوتی ہے دوسری باعتبار ایک نبض کے ہو بنظر اجزاء اکثر کے مثلاً اول انگلی کے نیچے حرکت زیادہ محسوس ہوا اور دوسری انگلی کے نیچے اس سے کم تیسری انگلی کے نیچے دوسری سے کم چوتھی انگلی کے نیچے تیسری انگلی سے کم معلوم ہوا اور ایسا ہی کسی تصور کرنا چاہیے تیسری باعتبار ایک نبض کے ہو مثلاً ابتدائی انبساط زیادہ ہو یا کم یا بتدریج ناقص ہو یا زیادہ

نوع تیسرہ یون بیان نبض ذوالفترۃ یہ ساکن ہوتی ہے اس وقت کہ جب امید حرکت کی ہوتی ہو اور اس کے دو درجے ہیں اول جس زمانہ میں امید حرکت کی ہو کہ ضرور وہ ساتھ وجود کے آوے گی نہ آوے اور اگر آوے تو محسوس نہ ہو مثال اسکی یہ ہے کہ زمانہ سکون کہ جو بعد حرکت انبساط یا انقباض کے ہوتا ہے زیادہ ہو اور جب زمانہ سکون کا زیادہ ہوگا تو حرکت جو واقع ہوتی ہے وہ بوجہ زیادتی سکون کے نہیں محسوس ہوگی کیونکہ زمانہ حرکت کا گذر گیا دوسری مثال یہ ہے کہ جب بعد سکون انقباض کے رگ طرف انبساط کے مائل ہوتی ہو اور وہ مہنوز درجہ محسوس ہونے کو نہ پہنچے مگر وہ اپنے مرکز کی طرف عود کرے اور حرکت باطل ہو کر سکون ظاہر ہو اور قرشی کے نزدیک معنی ذوالفترۃ کے یہ ہیں دوسری بعد شروع ہونے حرکت اور قبل تمام ہونے اسکی کے سکون واقع ہو مثلاً نبض بعد شروع انبساط کے اور قبل تمام ہونے انبساط کے ساکن ہو اور پھر حرکت کر کے انبساط کو تمام کرے یا بعد شروع انقباض کے قبل تمام ہونے اس حرکت کے سکون واقع ہو اور پھر حرکت کر کے انقباض کو پورا کرے پس ضرور ہے کہ درمیان سکونین مذکورین کے زمانہ حرکت کا تقاضا کہ جس میں سکون واقع ہوا پس نبض مذکور دو حرکتوں سے مرکب معلوم ہوتی ہے یعنی ایک حرکت منقطع الوسط اور چار سکون سے نبض مرکب ہوا واضح ہو



کہ حرکت عام ہو اور مراد اس سے ہونا حرکت کا ہے اور معنی ذوالفترۃ کے  
 ٹھہرنے کے ہیں چونکہ یہ نبض چلتے چلتے دفعتاً بعد دو سکون کے ٹھہرتی  
 ہے اسی واسطے ذوالفترۃ کہتے ہیں اور سبب اس نبض کا ضعیف ہونا قوت  
 کا ہو جو جانندگی اور واسطے طلب استراحت کے اور یہ بعد چند نبض کے  
 قوت حرکت کرنے میں محتاج اور عاجز ہو جاتی ہے اگر حرکت کرتی بھی ہے تو  
 جو ضعیف کے معلوم نہیں ہوتی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ مقدار سکون اور  
 حرکت اس نبض کی باعتبار قوت کے ہے مثلاً اگر ضعف کم ہے تو بعد چند قرات  
 کے سکون واقع ہوگا اگر زیادہ ہو تو چار پانچ یا زیادہ قرات کے بعد سکون  
 ہوگا نوع چودھویں بیان نبض واقع فی الوسط میں یہ متحرک اسوت  
 ہوتی ہے کہ جب سکون لازم ہے اسکو یعنی درمیان انبساط اور انقباض  
 کے کہ زیادہ سکون کا ہو حرکت واقع ہو اور یہ نبض مشابہت رکھتی ہو ساتھ  
 غزالی اور مطرئی کے لیکن فرق مطرئی اور واقع فی الوسط میں یہ کہ قمر  
 ثانی مطرئی میں جزو حرکت انبساط ہوتا ہو مثل قرعہ اول انبساط کے یعنی قرعہ  
 لاحقہ مطبقہ مہتمم انبساط کا ہو پس دونوں قرعہ جزو انبساط ہوتے ہیں بخلاف  
 واقع فی الوسط کے کہ قرعہ ثانی بعد تمام ہونے انبساط کے واقع ہوتا ہے  
 اور وہ جزو اس کا نہیں ہے اور فرق درمیان غزالی اور واقع فی الوسط  
 کے یہ ہے کہ غزالی میں قرعہ ثانی لاحق ہوتا ہے قبل نقصانے قرعہ اول کے

یعنی ہونے بعض اجزاء رنگ کے قرعہ اول سے فارغ نہیں ہوتے ہیں کہ بعض  
 اجزاء اس کے قرعہ ثانی کرتے ہیں اور سبب اس نبض کا حرارت قوی ہے کہ  
 جو محتاج کرتی ہے طبیعت کو طرف حرکت کے نوع پندرہویں بیان نبض  
 سلی میں مسل تکلف کو کہتے ہیں یہ شروع ہوتی ہے نقصان سے اور مائل ہوتی  
 ہے طرف زیادتی کے اور پھر زیادتی سے طرف نقصان کے رجوع کرتی ہے  
 حتیٰ کہ نقصان انتہائے انبساط پر پہنچتا ہے اور نبض مذکور درمیان میں  
 گندہ اور اطراف اس کے دونوں باریک ہوتے ہیں مانند دو دمون جو یہ  
 کے اگر دونوں کو جوڑیں تو یہ شکل پیدا ہوتی ہو حاصل اسکا یہ ہے کہ حالت  
 انبساط میں اول انگلی اور آخر انگلی کے نیچے صغیر معلوم ہوتی ہو اور دوسری  
 انگلی کے جزو آخر اور تیسری انگلی کے جزو اول کے نیچے عظیم ہوتی ہو ایسے کو  
 عظیم الوسط صغیر الطرفین کہتے ہیں اور اس نبض کی ضد کو عین کہتے ہیں  
 جو صغیر الوسط عظیم الطرفین ہوتی ہو اور سبب اسکا ضد سبب سلی کا ہے  
 اور سبب سلی کا ضعیف ہونا قوت کا ہو نوع سولہویں بیان نبض تشر  
 میں یہ مانند ریشہ کے لرزان معلوم ہوتی ہو سبب اسکا ضعیف ہونا قوت  
 کا اور شدت حاجت طرف ترویج کے اور صلابت اور یوست جرم رنگ  
 کی دلیل ہو اور امراض مندرجہ نقشہ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

سرسام	امراض دماغ	نوع سترہویں بیان نبض ملوئی میں
-------	------------	--------------------------------



یہ مانند تانگے بٹے ہوئے کے ہوتی ہے جیسا کہ چھوڑ دیتے ہیں کیفیت پچیدگی میں  
دلائل کرتی ہے اور پر دوات حال کے نوع اٹھا رہو میں بیان نبض  
تشخیص میں یہ مانند تانگے کھینچے ہوئے کے ہوتی ہے اور مختلف الاجزاء ہوتی  
ہے تقدم اور تاخر اور وضع میں ساتھ صغرا اور صلابت کے نبض دلائل  
کرتی ہے ظاہر ہونے تشنج اور رداوت قوام پر اور سبب حدوث اس نبض کا  
تشنج پیدا ہونا اجزاء عصبیہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ جب تشنج اعصاب  
میں پیدا ہونیوالا ہوتا ہے تو اول اثر اس کا باریک رگون میں پیدا ہوتا ہے  
اور چونکہ جرم رگ کا مرکب ہے دو غشاء سے پس اثر اس کا اول نبض میں  
پیدا ہوتا ہے نوع انیسویں بیان نبض متواتر میں اگرچہ ہمیں بھی مثل  
تانگے کشیدہ کے نبض معلوم ہوتی ہے اس واسطے متواتر اور تشنج اور غرض  
اور ملتوی یہ جملہ اقسام باہم اشتراک رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ متواتر میں تھوڑا  
انبساط پوشیدہ ہوتا ہے اور کشیدگی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر یہ نبض امراض  
یالبسہ میں ظاہر ہوتی ہے نوع بیسویں بیان نبض ثابت میں یہ باریک  
اور صلب و کشیدہ ذی اختلاف ہوتی ہے اور امراض ذی شدید البسوت مثل  
دق اور ذبول میں ظاہر ہوتی ہے نوع کیسویں بیان نبض مطرتی میں مطرہ متواتر  
کہتے ہیں جبکہ نہائی پرارتے ہیں اور بلا قصد مار نیوالے کے وہ ہتھوڑی فی سے اچھلے  
حرکت دوسری پیدا کرتی ہے سیٹو سے نبض ہوتی ہے جالیئوس نے لکھا ہے کہ

مطرتی کو دیکھا ہے کہ دو بار ہو گیا یعنی ایک نبضہ میں تین قرعہ کی ہر قرعہ نسبت قرعہ  
اول کے صغیر تھا اور اس نبض کو ذوالقرعتین بھی کہتے ہیں یعنی نبض دو  
قرعہ والی بعض اطباء اسکو دو نبضہ کہتے ہیں اس واسطے کہ سرعت قرعہ ثانیہ  
کی ایک نبضہ میں نہیں ہو سکتی ہے قرشتی نے لکھا ہے کہ یہ حجت مغالطہ  
کی ہے بعض اطباء کہتے ہیں کہ وہ ایک نبضہ ہے مگر مختلف ہے تقدم اور تاخر  
میں شیخ الرئیس بھی اسکا پابند ہے شیخ الرئیس کا قول ہے کہ جو اس کو  
دو نبضہ کہتے ہیں انکی رائے غلطی پر ہے اس واسطے کہ اس کو دو نبضہ کہنا  
اسوقت جائز تھا کہ جب انبساط اسکا تمام ہو جاتا حالانکہ اس میں یہ ثابت نہیں  
ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا جائز ہے کہ یہ نبض جب اول قرعہ پر منبسط ہوتی ہے انگلی  
کو قرعہ دیتی ہے اور جب انبساط کو تمام کرتی ہے قرعہ ثانی محسوس ہوتا ہے  
دوسرا قول یہ ہے کہ جو بوجہ دو قرعہ کے دو نبضہ کہتے ہیں تو بقول انکے  
منقطع الا انبساط کو بھی کہنا چاہیے حالانکہ وہ ایک نبضہ ہے اور اسباب مطرتی  
کے تین ہیں اول قوت قوی اور حاجت شدید طرف ترویج کے اور جرم  
نبض کا ایسا صلب ہو کہ ایک بار انبساط کامل نہ ہو سکے بلکہ دوسری مرتبہ  
قوت شریان کی اجزاء نبض کو بقوت تمام انبساط کامل پر پہونچا دے  
ایسی ہی حالت میں نبض مطرتی صلب اور سریع ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا  
ہے کہ کبھی حاجت طرف ترویج کے نہیں ہوتی ہے بلکہ شریان مقدار کامل پر



ہونچتی ہو کہ تکمیل فوت کی در حالیکہ کوئی مانع نہ ہو طبعی ہوتی ہو دوسرا  
قوت ضعیف ہو اور جرم نبض کا نرم ہو مگر مرقہ انبساط میں اپنی مقدار پر  
قادر نہ ہو بوجہ ضعف قاعل یعنی قوت کے بلکہ واسطے استراحت کے دوبارہ  
حرکت کرے بوجہ ترتیب انقباض ناقص کے اس حالت میں نبض صلب اور  
بطبی ہوگی تیسرا کوئی امر خارجی وقت انبساط کے عارض ہو اور طبیعت دفعتاً  
اسی طرف متوجہ ہو اور حرکت طبعی میں خلل واقع ہو مثل حالت فوت شدہ  
کے جیسا کہ حرکت نبض میں فتور واقع ہوتا ہو اس واسطے کہ طبیعت دوسری  
طرف ہوتی ہو اور حرکت انبساطی سے رہ جاتی ہے اور بجائے حرکت کے  
سکون محسوس ہوتا ہو اور واسطے ترویج کامل کے انبساط ناقص پورا کرتی ہو  
اور قمر ثانیہ معلوم ہوتا ہو پس صورت ثالث میں مطرقی نہیں ہو جب تک  
کہ وہ سب قائم ہے اس وقت تک نبض میں فتور واقع ہوتا ہے البتہ  
دو صورتوں اول میں ہر نبضہ مطرقی ہو سکتا ہو حاصل ہو کہ مطرقی کو دو قرین  
کہنا جائز ہے اور دو قرین کو علی الاطلاق مطرقی کہنا غیر جائز اور یہ معلوم ہونا  
ضرور ہے کہ اجناس نبض مرکبہ کے ممکن الاجتماع ہیں لیکن وہ اجناس کہ ضد  
دوسرے کے ہیں خواہ وہ بسیط ہوں یا مرکب جمع ہونا انکا غیر ممکن مثلاً  
نبض واحد سریع ہو اور بطبی بھی ہو یا عظیم ہو اور صغیر بھی ہو یہ منع ہو اور اسبق  
اختلاف ہو سکتا ہو بلکہ کثیر الوقوع ہے کہ ایک نبض میں بعض جزا سریع یا عظیم

محسوس ہوں اور بعض بطبی اور صغیر جیسا کہ جنس مختلف میں بیان ہو چکا فصل  
پانچویں بیان لواحقات نبض میں یہ مشکل ہو سولہ فائدوں پر فائدہ اول  
بیان فرق نبض مرد اور عورت میں نبض مرد کی باعتبار نبض عورت کے قوی  
اور عظیم اور بطبی اور متفاوت ہوتی ہو اور سبب عظم کا یہ ہو کہ خلقت مردوں کی  
بہ نسبت عورتوں کے قوی ہو اور جرم نبض کا عاصی نہیں ہوتا ہو اور وہ بطور اور  
تفاوت کی یہ ہو کہ حالت عظم میں کہ جب حاجت ترویج کی رفع ہوگی سرعت اور  
تواتر کی نوبت نہیں ہونچتی اور بحالت انقباض بخارات بھی دفع ہو گئے پس سکون  
کامل واسطے استراحت قوت کے واقع ہوتا ہو اس جے زیادہ حرکت اور سکون کا  
مردوں میں طویل ہوتا ہو نسبت عورتوں کے فائدہ دوسرا بیان نبض انسان میں  
لڑکوں کی نبض باعتبار نبض بالغوں کے سریع اور تواتر اور عظیم ہوتی ہو یعنی اگرچہ معتدل  
ہو لیکن نسبت اپنے جثہ کے عظیم ہو اور نبض بالغوں کی قوی تر ہو دینی جس طرح کہ  
سن ہو اور بعض کمول کی نسبت جو ان کے صغیر اور بطبی ہوتی ہو عظم اور قوت میں میانہ  
اور نبض شیخ کی ضعیف اور متفاوت اور لین ہوتی ہے بوجہ غلبہ رطوبت لغیم غیر طبعی  
کے تفصیل اس کی اس نقشہ سے معلوم کرنا چاہیے۔

نبض	عظیم	نبض	عظیم	نبض	عظیم	نبض	عظیم
نمو	سریع متواتر	شباب	قوی	کھولت	صغیر بطبی	شیخوخت	ضعیف و لین



فائدہ تیسرا بیان نبض مزاجوں میں پس جاننا چاہیے کہ نبض اُس شخص کی جس کا مزاج طبعی گرم ہو قوی و عظیم ہوتی ہے بشرطیکہ جرم رگ بھی ملائم ہو اور اگر گرمی مزاج میں غیر طبعی ہو اگرچہ حرارت زیادہ ہو قوت نبض کی ضعیف ہوگی جیسا کہ حمی محرقة میں اور نبض سرد مزاج والے کی صغیر تر یا متفادت یا بطی ہوتی ہو بقدر برودت کے اور اندازہ حاجت کے موافق صلابت اور نرمی جرم نبض کے ہوگی اور نبض مرطوب المزاج کی موجی یا عریض ہوتی ہو اور نبض یا بس المزاج کی اکثر اوقات دقیق ہوتی ہے اور صلب پس اگر اس حال میں قوت قوی اور حرارت زیادہ ہو تو نبض ذو القریعتین یا مرتعش یا تشنج ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مزاج نصف بدن کا طول میں گرم اور نصف بدن کا سرد پس نبض نصف بدن کی مانند مجرور کے ہوگی اور نصف بدن کی مانند مبرور کے چنانچہ اس نقشہ میں درج کیا گیا ہے۔

حالت اعتبار مزاج	نبض	حالت اعتبار مزاج	نبض	حالت اعتبار مزاج	نبض	حالت اعتبار مزاج	نبض
مزاج حار	قوی و عظیم	مزاج سرد	صغیر و متفاد و بطی	مزاج مرطوب	موجی و عریض	مزاج یابس	دقیق و صلب

فائدہ چوتھا بیان فرق درمیان نبض موٹے اور دُبلے کے نبض دُبلے کی

اعتبار موٹے کے عظیم اور بطی ہوتی ہو اور نبض موٹے کی بقیاس دُبلے کے صغیر اور سریع پس اگر فرہی بوجہ زیادتی گوشت کے ہے تو نبض سریع اور قوی زیادہ ہوگی اور اگر زیادتی بوجہ چربی کے ہے تو برخلاف اُس کے ہوگی اس نقشہ سے بخوبی کیفیت نبض کی معلوم ہوگی۔

حالت اعتبار مزاجی	نبض	حالت اعتبار مزاجی	نبض	حالت اعتبار مزاجی	نبض	حالت اعتبار مزاجی	نبض
لاغر	عظیم و بطی	فرہ	صغیر و سریع	گوشت	سریع و قوی	چربی	بطی و ضعیف

فائدہ پانچواں۔ بیان نبض حاملہ میں نبض حاملہ کی سریع اور عظیم اور متواتر ہوتی ہے اُس نبض سے جو غیر ایام حمل میں ہو اگرچہ قوت میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی ہو لیکن بوجہ حمل اور ماندگی کے کسی قدر نقصان معلوم ہوتا ہے اس نقشہ سے حالت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔

حالت اعتبار حل	نبض	کیفیت
حل	سریع و عظیم و متواتر	اگرچہ یہ نبض حالت غیر حمل میں ہو مگر اندازہ قوت سے فرق معلوم ہوگا۔



فائدہ چھٹا۔ تغیرات نبض میں موافق موسم اور مزاج بلاد کے موسم ربیع میں نبض معتدل ہوتی ہے ہر ایک امر میں لیکن قوت اس میں زیادہ ہوتی ہے اور جو شہر معتدل ہیں ان میں بھی نبض معتدل ہوگی فصل خریف میں مختلف ہوتی ہے مائل بہ ضعف اور جو شہر مختلف الہوا ہیں ان میں بھی مختلف اور فصل جاڑوں میں نبض بطنی یا صغیر ہوتی ہے البتہ جن لوگوں کے مزاج گرم ہیں ان کی نبض قوی ہوتی ہے اور جن شہروں کا مزاج سرد ہو وہ ان کی خلوت کی بھی نبض مثل فصل جاڑے کے ہوگی فصل گرمی اور بلاد گرم میں نبض ربیع اور متواتر و صغیر و ضعیف ہوتی ہے تفصیل اس کی نقشہ ذیل میں تحریر کی ہے تاکہ علیحدہ علیحدہ ہر موسم کی نبض سمجھ میں آجائے۔

حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض	حالت باعتبار فصل شہر نبض
فصل ربیع	فصل خریف	فصل جاڑا	فصل گرمی	فصل شہر
سریع متواتر و ضعیف	صغیر و بطنی	مختلف مائل بہ ضعف	فصل شہر	معتدل
باشندگان	باشندگان	باشندگان	باشندگان	باشندگان
شہر گرم	شہر بارد	مختلف	مختلف الہوا	معتدل
فصل شہر	فصل شہر	فصل شہر	فصل شہر	فصل شہر

فائدہ ساتواں بیان فرق نبض حالت بیداری اور خواب میں اول خواب میں نبض صغیر و ضعیف ہوتی ہے اور اسی طور سے یا متفاد ہوتی ہے یا بطنی اور بعد صہم غذا کے اگر کوئی عرصہ دراز تک سوتا رہا ہے تو نبض اس کی عظیم اور قوی اور آخر خواب میں جو زمانہ اعتدال کا ہے نبض عظیم اور قوی اور بطنی ہوگی اور اگر سونے میں افراط ہو یعنی اعتدال سے زیادہ تو نبض صغیر اور ضعیف اور متفادات اور بطنی ہوگی اور اگر کوئی بھوکا سو یا تو نبض اس کی صغیر اور بطنی اور متفادات زیادہ ہو جاتی ہے اور نبض اس شخص کی جو بعد خواب معتدل و درطبی کے جاگا ہے بطنی اور سریع اور عظیم ہو کر پھر اپنی حالت اصلی پر آ جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ حالت خواب میں نبض مختلف ہوتی ہے اور بیداری میں بدستور اس واسطے کہ اگر بیداری طبعی ہے تو نبض عظیم اور سریع ہوتی ہے اور اگر کوئی سوتے ہوئے کو دفعہ جگا دیوے یا ڈرا دیوے تو اول نبض ضعیف ہوگی بعدہ عظیم اور سریع اور مختلف اور مرعش پس اگر وہ درحقیقی ہے تو حرکت نبض کی اسی حالت پر عرصہ تک رہتی ہے ورنہ اپنی حالت اصلی پر عود کرے گی چنانچہ اس نقشہ سے جملہ حالت کیفیت نبض بخوبی معلوم ہو جاوے گی۔







فائدہ دسواں بیان نبض باعتبار پانی پینے کے معلوم کرنا چاہیے کہ اگر پانی وقت خواہش کے پیا جاوے مثل وقت مضرم غذا یا بعد کھانے غذا کے تو نبض قوی ہوتی ہو یا جو دیکھ پانی معتدل المقدار سے زیادہ بھی ہو مگر عظیم و سریع اور متفاوت نہیں ہوگی اور حکم کثرت اور قلت پانی کا موافق کثرت اور قلت کھانے کے کیا جاتا ہے۔ فائدہ گیارہواں بیان میں نبض کے باعتبار شراب پینے کے زیادہ پینے شراب سے نبض مختلف اور غیر منظم ہوگی نہ حد غذا تک یا اگر شراب لطیف اور خفیف ہو اور شراب سرد خواہ بالفعل سرد ہوئی ہو یا بالعمل یا جو جاڑون کے سرد ہو حکم اسکا مانند حکم غذائے سرد کے ہو اور تغیر نبض میں موافق مزاج اصلی کے پیدا ہوگا تا وقتیکہ وہ حرارت سے گرم نہ ہو اور شراب گرم بالفعل ہو خواہ حرارت گرمی ہو مگر وہ گرم ہوئی ہو یا حرارت آگ سے پس حکم اسکا بھی مانند غذا گرم کے ہے اور تغیر نبض میں حسب مزاج اصلی کے ہوگا اور چونکہ شراب دو دو گوار ہو تغیر نبض میں جلد پیدا کرتی ہے اس نقشہ سے کیفیت شراب و حالت نبض علیحدہ علیحدہ معلوم کرنا چاہیے۔

حالت باعتبار شراب	نبض	حالت باعتبار شراب	نبض
بعد شراب پینے کے	موجی	شراب سرد پینے سے	ضعیف و بطی و متفاوت
زیادہ شراب پینے سے	مختلف و غیر منظم	شراب گرم پینے سے	ضعیف و سریع و متواتر
فائدہ بارہواں بیان حالت غسل میں اگر کوئی غسل کرے ساتھ پانی گرم			

یا سرد کے مگر حمام میں نبض عظیم اور قوی اور لین ہوگی اور بعد اس کے سریع اور متواتر اور اگر عرصہ تک حمام میں قیام کیا حتیٰ کہ حرارت تحلیل ہوگی تو نبض ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوگی اور اگر پانی سرد استعمال کیا ہو اور سردی اسکی قدر بدن میں پہنچی تو نبض صغیر اور متفاوت ہوگی اور اگر فقط ظاہر بدن کا سرد ہو اور حرارت بدن کے اندر جمع ہو تو نبض قوی اور عظیم اور سریع ہوگی اور آب کافی مثل پھٹکری وغیرہ سے نبض صلب اور آب گوگرد سے نبض سریع ہوگی اور یہ نقشہ جو ذیل میں تحریر کرتا ہوں اس سے ہر ایک حالت مع کیفیت نبض معلوم ہوگی۔

حالت باعتبار حمام	نبض	حالت باعتبار حمام	نبض
آب سرد یا گرم سے	عظیم و قوی و لین	آب کافی پھٹکری سے	صلب
حمام میں غسل کرنا		اگر غسل کیا	
اگر حمام میں عرصہ قیام کیا	ضعیف و بطی و متفاوت	اگر آب گوگرد سے غسل کیا	سریع
اگر سرد پانی سے غسل کیا	صغیر و متفاوت	بعد حمام	موجی
اگر شری قہر بدن میں پہنچی			
اگر فقط ظاہر بدن قوی و عظیم و سریع سرد ہے			



فائدہ تیرھواں بیان نبض حالت درد میں بغیر نبض میں شدت درد سے پیدا ہوتا ہے یا مدت دراز تک درد رہا ہو یا بوجہ حادث ہونے درد کے اعضاء شریفہ میں پس اگر درد شروع حالت میں کم ہو گیا تو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے بشرطیکہ درد ظاہر میں ہو اور اگر باطن میں ہو تو ابتدا درد میں نبض صغیر اور متواتر اور سریع ہوتی ہے اور جس قدر درد کو عرصہ ہوتا ہے ویسا ہی نبض میں تغیر قوی زیادہ ہوتا جاتا ہے اور جب درد نہایت درجہ سختی کو پہنچتا ہے تو قوت ساقط ہو کر نبض دودی اور ٹلی ہو جاتی ہے اس نقشہ سے کہ جو ذیل میں تحریر کرتا ہوں کیفیت نبض در حالت درد بخوبی معلوم ہو جائیگی

حالت باعتبار درد	نبض	حالت باعتبار درد	نبض
ابتدائیں اگر درد کم ہے	سریع و متواتر	اگر درد شدت ہے	دودی و ٹلی
اگر درد باطن میں ہے	صغیر متواتر و سریع	+	+

فائدہ چودھواں بیان نبض حالت درد میں چونکہ بوجہ درد کے نبض میں تغیر پیدا ہوتا ہے اسکی دو نوع ہیں اول درد تمام بدن کے شریان کو متغیر کرتا ہے اور تین حال سے خالی نہیں ایک درد عظیم دوسرا درد عضو شریف جو مؤثر ہے تیسرا درد عظیم ہونہ عضو شریف میں ہو مگر شدید الوجہ ہو پس ان تینوں حالوں میں نبض متغیر ہوتی ہے دوسرے درد متغیر نہ کرے مگر بعض عضو متورم کو اور یہ درد سخت عظیم نہیں ہوتا ہے اگر اعضاء شریف سے ذور ہو تو بخار بھی نہیں

پیدا کرے گا اور درد عضو متورم کا اسوقت نبض کو متغیر کرتا ہے کہ جب متصل شریان کے ہوا و تکلیف اسکی اس شریان تک پہنچے اور متغیر ہونا نبض کا بوجہ درد کے پانچ نوع پر ہے نوع اول کہ موافق نوع درد کے تغیر ہو مثلاً اگر درد حار ہے تو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر درد خشک اور سخت ہو تو منشاریت غالب ہوگی اور اگر درم لین ہے تو نبض موجی اور اگر درد بارد ہے تو نبض متفاوت اور لمبی ہوگی اور جب درم بختہ ہو جاتا ہے تو نبض سے منشاریت موقوف ہو کر نبض موجی ہو جاتی ہے اور پھر اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سرعت اور تواتر بوجہ سکون حرارت کے کمتر ہوتا ہے اور اس نقشہ میں اقسام درد اور حالت نبض کو بخوبی میں ظاہر کرتا ہوں۔

نوع دوسری بیان	حالت باعتبار درد	نبض	حالت باعتبار درد	نبض
مدت درد میں ابتداء	درد بارد	متفاوت و لمبی	منشاری مرتعش	درد حار
درد گرم میں نبض عظیم	موجی	جب درم بختہ ہوتا ہے	منشاری	درد یابس
اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور	+	+	موجی	درد لین

وقت زیادتی درد کے نبض میں عظم اور قوت اور تواتر اور صلابت اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے اور جب وقت انتہا کو پہنچتا ہے تو صلابت اور ارتفاع قوی تر ہوتا ہے اور سرعت اور تواتر میں کمی واقع ہوتی ہے اور اگر درد عرصہ تک قائم رہا تو نبض صلب



اور دقیق اور سریع اور متواتر ہوتی ہو پس اگر درازی مدت کی نہایت درجہ بڑھ جاوے تو سرعت زائل ہو کر نبض نملی ہوتی ہو اور جب ورم بختہ ہو کر پپ اس سے بہتی ہو اور بیماری میں نقصان واقع ہوتا ہو تو نبض قوی ہو جاتی ہو اور قوت بدستور آجاتی ہو اس نقشہ میں حالت تفصیلی درج کی جاتی ہے۔

حالت باعتبار	نبض	حالت باعتبار	نبض	نوع تیسری اعتبار
مدت ورم	مدت ورم	مدت ورم	مدت ورم	تغیر مقدار ورم کے اگر
ابتداء ورم	عظیم قوی ورم	اگر ورم عرصہ	صلب دقیق	درم عظیم ہو تو بے طاقت
حار	سریع و متواتر	تک رہا	سریع و متواتر	میں زیادتی ہوگی اور
وقت زیادتی ورم	عظیم قوی ورم	اگر درازی مدت	نملی	اگر ورم کم ہو تو سب
ورم کے	متواتر و صلب	کی بڑھ جاوے	نملی	عارضیوں میں کی ہوگی
وقت انتہائے ورم کے	صلب	جب ورم کم ہو	قوی	نوع چوتھی جو تغیر کے موافق عضو متورم

کے علامات مختلفہ سے پیدا ہوا اس شکل پر ہے اگر ورم عضو عصبانی مانند معدہ اور امعاء یعنی قولون اور شائدہ اور دہ و عشا میں ہے جو کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہو یا مثل اس کے پس نبض منشاری اور صلب ہوگی اور اگر ورم ان اعضا میں کہ جنہیں اور دہ او شرا میں زیادہ ہیں مانند پیچہ اور طحال کے ہو تو نبض عظیم اور مختلف ہوگی اور اگر اور دہ زیادہ نہیں ہیں مثل جگر کے پس نبض عظیم و مختلف

باعتبار اسبق کے نہ ہوگی چنانچہ نقشہ ہذا سے معلوم ہوگا۔

حالت موافق	نبض	حالت موافق	نبض	نوع پانچویں
عضو متورم	عضو متورم	عضو متورم	عضو متورم	کہ تغیر بسبب طبیعت
ورم معدہ و معا	منشاری و صلب	ورم جگر	عظیم و مختلف	اور صا اعضا متورمہ کے ہو یعنی اگر ورم حجاب
ورم ریه طحال	عظیم مختلف	+	+	یا معدہ میں ہو تو نبض

اسکی مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوتی ہو اس واسطے کہ طبیعت حجاب کی مانند طبیعت عصب کے ہو اور معدہ عصبانی ہے ہی وجہ سے ذلول کا حس زیادہ ہو اور اگر ورم ریه میں ہو تو نبض مانند صاحب خناق کے ہوگی اور کہ خناق میں قلب کو ہوا نہیں پہنچتی ہو ایسا ہی ورم ریه میں اور اگر ورم جگر میں ہے تو نبض مانند ذلول کے ہوگی ہو اسطے کہ جب جگر میں ورم پیدا ہوتا ہو تو جگر غذا کو کیلوس نہیں کرتا ہو تاکہ جزد و بدن ہو پس ذلول ظاہر ہوتا ہو لا متناع وصول الغذاء اور اس نقشہ سے کیفیت حس اعضا متورمہ معلوم ہوگی۔

حالت باعتبار	نبض	حالت باعتبار	نبض	فائدہ پندرھواں
حس اعضا متورمہ	حس اعضا متورمہ	حس اعضا متورمہ	حس اعضا متورمہ	بیان نبض عراض غشائی
ورم معدہ یا حجاب	صغیر و ضعیف و عریض	ورم جگر	ضعیف و عظیم و تدریج	میں یعنی نبض وقت خوشی اور شادی کے عظیم اور
ورم ریه	صلب	+	+	



متفاوت اور گرم میں ضعیف اور صغیر اور متفاوت یا بلی اور خون ناگہانی میں سریع اور تیش اور مختلف مضطرب اور وقت خون غیر ناگہانی کے صغیر اور ضعیف اور وقت غصہ کے نبض عظیم اور شاہن اور سریع اور متواتر ہوگی اور جب غصہ اور شرم اور خون لمبا تاہو یا واسطے تسکین غصہ کے تکلیف دیکھائی ہو تو اس حالت میں نبض مختلف اور حالت لذت میں نبض عظیم ہوگی اور اس نقشہ میں ہر ایک اعراض نفسانی سے مع نبض کے ملاحظہ ناظرین کے یہ لکھا جاتا ہو تاکہ آسانی سے دریافت کیفیت اُسکی ہو جاوے۔

حالت اعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار	حالت باعتبار
نبض	نبض	نبض	نبض	نبض	نبض
خوشی و شادی	خوف ناگہانی	سریع و تیش مختلف	غصہ	عظیم شاہن	لذت
غم و تنہائی	خوف غیر ناگہانی	ضعیف و صغیر	غصہ و شرم	مختلف	+

قائدہ سو طہوان بیان نبض امراض میں سرسام گرم میں نبض صغیر اور ضعیف اور صلابت کے ساتھ مائل بوجہ ہوگی اور جب تپ گرم شدت ہو تو نبض

عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اور نہایت زور اور شدت میں عظیم اور صغیر اور تیش اور مختلف اور سرسام سرد میں متفاوت اور بلی اور موجی اور سرد گرم میں سریع اور متواتر اور سرد سرد میں متفاوت اور بلی اور جنون میں صلب اور صغیر ہوگی اور اول سریع اور قوی بعدہ صلب اور صغیر اور ضعیف اور عشق میں غیر منظم ہوتی ہو لیکن جس وقت عاشق محبوب کو دیکھتا ہو یا نام اُسکا سنتا ہے تو نبض مستدل اور عظیم ہو جاتی ہو اور لقوہ میں اگر تہد ہو تو صلب و در فلج میں موجی اور ضعیف اور متفاوت اور بلی اور اگر قوت ضعیف ہو تو نبض ضعیف اور غیر منظم اور مرگی بلغمی میں متفاوت اور بلی اور سوداوی میں صلب اور صغیر اور سکتہ میں موجی اور حمی یوم میں عظیم اور متواتر ہوگی اور اگر مختلف اور غیر منظم ہے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یوم نہیں ہو اور حمی غبی میں اول نبض منخض اور سریع اور مختلف اور در میان تپ کے عظیم اور قوی اور غب خالصہ میں اول ضعیف اور صغیر اور متفاوت اور پھر عظیم اور غب غیر خالصہ میں ضعیف اور صغیر اور مختلف اور در میان تپ کے عظیم پھر برعکس ہو غب خالصہ کے اور شرط الغب میں اول مختلف اور منخض اور در میان تپ میں ساتھ عظیم کے مائل ورجی بلغمی میں اول منخض اور صغیر اور ضعیف اور متفاوت پھر متواتر اور مختلف اور طبقہ دمی میں مستی اور نرم اور عظیم اور قوی اور عظم کے ساتھ سرعت ہوگی اور اگر خون عفن ہو تو نبض عظیم اور سریع اور مختلف اور تپ بلغمی میں نرم اور بلی اور تپ بلغمی صغیر اور سریع



اور تیز اور تپانج دوسری میں عظیم لین اور تپانج سوداوی میں صلب و صغیر ہوگی یہ تمام  
دلائل اس وقت صادق آتے ہیں کہ جب کوئی مرض دسراں کب نمود نہ ضرورتاً یہاں تک  
اور ان تقسیم سے جملہ امراض متذکرہ بالا اور اقسام نبض علیحدہ علیحدہ نقشہ ہر ایک درج کے مطابق

نام مرض	قسم نبض	نام مرض	قسم نبض	قسم نبض	قسم نبض
سرم صغیر و تیز	معتدل عظیم	در میان تپ غصبی	عظیم قوی	تپ ریح	لین و بطی
عظیم و تیز و حال	معتدل	غلب خالص	ضعیف و تیز	تپ ریح	سریع و امراض
عظیم و تیز و تھو	صلب	غلب غیر خالص	ضعیف و تیز	تپ ریح	عظیم و لین
سرم متفاوت	فارغ	سوجی و ضعیف	عظیم	تپ ریح	صلب صغیر
در درجہ تیز و تھو	ضعیف و تیز	مختلف و تیز	مختلف و تیز	تپ ریح	صلب صغیر
در درجہ متفاوت و تھو	معتدل و تھو	حمی و تھو	معتدل و تھو	تپ ریح	صلب صغیر
جنون صلب و تیز	صلب صغیر	معتدل و تھو	معتدل و تھو	تپ ریح	صلب صغیر
تپانج و تیز	سوجی	معتدل و تھو	معتدل و تھو	تپ ریح	صلب صغیر
تپانج و تیز	صلب صغیر	معتدل و تھو	معتدل و تھو	تپ ریح	صلب صغیر
عشق غیر منتظم	حمی و تھو	معتدل و تھو	معتدل و تھو	تپ ریح	صلب صغیر

کے اکثر اطباء کے نزدیک خون غلبہ نہیں ہوتا تاہم جو بلکہ جو اس میں اس میں اس میں اس میں

خاتمہ۔ چونکہ اقسام نبض جہاں پر مؤلف نے بیان کئے ہیں وہاں پر ایک نقشہ  
امراض کا لکھ دیا ہے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان امراض میں نبض  
واقع ہوتی ہے اور جس مقام پر حالات کا ذکر کیا ہے وہاں پر ایک نقشہ  
اقسام نبض تحریر کیا ہے مگر ایسا کوئی نقشہ اس میں نہیں تھا کہ جس سے ایک جگہ  
کل امراض اور حالات جو اس نبض میں واقع ہوتے ہیں لکھے ہوں پس مؤلف  
نے یہ نقشہ دائر مضامین نبض واسطے ملاحظہ کے خاتمہ رسالہ ہذا پر  
لگایا ہے تاکہ کل حالات اور امراض متعلق نبض کے ایک جگہ دیکھ لیے جاویں  
اور امراض پر جو ہند سے لکھے ہیں ان سے مراد تعداد امراض کی ہے جس سے  
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قدر مرض متعلق ذلالت اعضا میں نبض میں ہوتے ہیں اور تھو کی نقشہ  
امراض متعلق تعریف نبض سے معلوم ہو سکتی ہے اس نقشہ سے فقط تعداد امراض کی معلوم ہو جاوے گی  
الحمد للہ کہ یہ رسالہ نا در غریب قواعد نبض عجیب اختتام کو پہونچا  
جس جد و کد سے مؤلف نے اس کو مجتمع کیا ہے ہر اہل تصنیف اسے جانتا ہے  
خدا کرے کہ مقبول جہاں ہو ہر خاص و عام اس کے فوائد کثیرہ سے  
فیضیاب ہو آمین ثم آمین شہر مؤلف

درین کتاب سہوم گرت نظر افتد	پوش از کرم خویش کو خطائے دست
قطر تاریخ تکمیل تالیف رسالہ رقمزدہ مولوی محمد امجد صاب	خون کو پامانی
طرقہ تالیف بشیر احمد نمود	یانت شہرت چون کتابش جا بجا



خواست پس تاریخ مخیر را در روش	تا فرستد پیش آن مجسمہ دکا
-------------------------------	---------------------------

ہافت از دوسے طبابت سال آن	گفت در گوشتم رسالہ خوشنما
---------------------------	---------------------------

۱۲۹۲

دیگر

بشیر احمد جیبہ باصفائے	چو از جد یافت میراث طبابت
پے اور اک نبض ہر سقمیے	رقم زد مختصر با صد لطافت

بحسب سال آن در عین تجلیل

بگفت از من دلم بخیم حذاقت

۱۲۰۲ھ

ایضاً رقمزودہ حکیم محمد جعفر صاحب المتخلص

بہ ساقی گوپاموی

تالیف بشیر است کتاب النبیض طب	سلک فرمایا بے اہل غرض سفت
امداد بحسب ساقی بے تاریخ	از بہر سنش آلا اور اک مرض گفت

۱۲۰۲ھ

قطعہ تاریخ تکمیل تالیف ریختہ خامسہ  
ندرت طراز سید صفر علی صاحب متخلص بہ شیدا  
گوپاموی

تالیف نمود انتہا ہے	در فن شریف نسخہ فرد
از بہر سنش ز ہافت غیب	شیدا سنے تحیف جستجو کرد

سموع شد از زبان بہتراط  
تالیف بشیر ماجی درود

۱۳۰۲ھ

خاتمہ لطبع رسالہ تعریف النبیض از کار پردازان مطبع

الحمد للہ کہ رسالہ نادر و اعجازیہ تعریف النبیض جس میں علاوہ  
بیان کل انواع و اقسام نبض کی پوری تعریف کے ایک نقشہ جدولیہ  
میں اس امر کی تفصیل ہے کہ کون کون سی نوع اور قسم نبض کی کون کون  
مرض میں ضروری الوقوع ہوتی ہے مولف نے سند حکما مستند اطبا



حکیم میرزا بشیر احمد صاحب گوپامونی بزبان سلیس اردو مطبع  
نامی (راجہ) رام کمار دانت مطبع منشی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ میں  
بحسب ایما و مزاج از باب علم و فن جناب (راجہ) رام کمار صاحب  
ادام اللہ اقبالہ۔ مالک مطبع بارہنم بمبہہ جنوری ۱۹۵۱ء  
باہتمام بی بی کپور سبرٹنڈنٹ مطبع بہ حسن کتابت و صفائی طباعت  
و خوبی صحت زیور طبع سے آراستہ ہو کر رونق چشم افزائے عالمیان ہوا۔

## اعلان

حق تالیف اس کتاب کا مصنف صاحب نے اس مطبع کو دیا ہے  
لہذا حسب منشاء ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۷ء نمبر ۱۸۸۷ء پر حشری  
ہو گئی ہے۔

۱۰۲	رسالہ معالجہ تپ و لرزہ -	۱۰۲	مخزن سلیمانی - ترجمہ اکبر عربی
۱۰۳	کیمیائے عناصری - ترجمہ قرا بادین	۱۰۳	ترجمہ ہر دو جلد قرا بادین کبیر -
۱۰۴	تادری -	۱۰۳	تریاق مسموم -
۱۰۵	مجموعہ میزان الطب اردو - مع نسخ	۱۰۳	ترجمہ قانون کشکیش رئیس -
۱۰۶	رسالہ -	۱۰۴	(جلد اول) امور کلیہ طب
۱۰۷	اکسیر الامراض -	۱۰۴	(جلد دوم) ادویہ مفردہ -
۱۰۸	مہربات بشیر - علاج قوت باد -	۱۰۵	(جلد سوم) امراض جزئیہ
۱۰۹	اردو ترجمہ دستور الحلاج	۱۰۵	(جلد چہارم) امراض عامہ
۱۱۰	ترجمہ قانون پنجہ - اردو مع رسالہ قہر -	۱۰۶	(جلد پنجم) قرا بادین و مرکبات -
۱۱۱	ترجمہ کامل لصناعہ - کامل در دو جلد	۱۰۶	دستور النجات عن مصائب الحیات -
۱۱۲	ترجمہ کفایہ منصوری -	۱۰۶	ترجمہ علاج الامراض -
۱۱۳	ترجمہ نفیسی - بزبان اردو	۱۰۷	جواہر النفیس - فی شرح ار جرزہ
۱۱۴	تحقیقات انسانی -	۱۰۷	شیخ رئیس -
۱۱۵	قرا بادین احسانی	۱۱۲	مہربات اکبری -
۱۱۶	ترکیب الحلاج	۱۱۳	رموز الحکمتہ -
۱۱۷	انیس الثریا - معرون علاج الامراض	۱۱۴	معالجات احسانی -
۱۱۸	مجموعہ دآزمودہ نسخہ -	۱۱۵	مرکبات احسانی -
۱۱۹	رسالہ ادویہ - باشندگان دیہات	۱۱۶	رسالہ قارورہ -
۱۲۰	کے لئے مجرب نسخہ -	۱۱۷	عجبالہ نسجی -



۱۰۲	رسالہ سالہ معالجہ تپ و لرزہ -	۱۰۲	مخزن سلیمانی - ترجمہ اکبر عربی
۱۰۳	یکیمیائے عناصری - ترجمہ قرا بادین	۱۰۳	ترجمہ ہر دو جلد قرا بادین کبیر -
۱۰۴	فتاویٰ درسی -	۱۰۴	تریاق مسموم -
۱۰۵	مجموعہ میزان الطب اردو - مع نسخ	۱۰۵	ترجمہ قانون سلخ الرئیس -
۱۰۶	رسالہ -	۱۰۶	(جلد اول) امور کلیہ طب
۱۰۷	اکسیر الامراض -	۱۰۷	(جلد دوم) ادویہ مفردہ -
۱۰۸	مغربات بشیر - علاج قوت باد	۱۰۸	(جلد سوم) امراض جزئیہ
۱۰۹	اردو ترجمہ دستور العلاج	۱۰۹	(جلد چہارم) امراض عامہ
۱۱۰	ترجمہ قانونیہ - اردو مع رسالہ قہر	۱۱۰	(جلد پنجم) قرا بادین و مرکبات -
۱۱۱	ترجمہ کامل لصناعہ کامل در دو جلد	۱۱۱	دستور النجات عن مصائب الحیات
۱۱۲	ترجمہ کفایہ منصوری -	۱۱۲	ترجمہ علاج الامراض -
۱۱۳	ترجمہ نفیسی - بزبان اردو	۱۱۳	جو اسر النفیس - فی شرح ارجوزہ
۱۱۴	تحقیقات انسانی -	۱۱۴	شیخ رئیس -
۱۱۵	قرا بادین احسانی	۱۱۵	مغربات اکبری -
۱۱۶	ترکیب العلاج	۱۱۶	رموز الحکمتہ -
۱۱۷	انفیس الغربا - معرون علاج الامراض	۱۱۷	معالجات احسانی -
۱۱۸	مجموعہ دآزمودہ نسخہ -	۱۱۸	مرکبات احسانی -
۱۱۹	رسالہ ادویہ - باشندگان دیہات	۱۱۹	رسالہ قارورہ -
۱۲۰	کے لئے مجرب نسخہ -	۱۲۰	عجالاتہ سیحی -

۱۰۲	صحیفہ حکمت غریبہ جس میں اکثر نسخے	۱۰۲	ہندوستانی گھروں میں تیار داری اصول
۱۰۳	معدن حمل کے لئے ہیں بے اولادوں کو بہت ہی	۱۰۳	حصہ دوم
۱۰۴	قرا بادین پنجم لکھی	۱۰۴	یون تو آپ نے سیکڑوں کتابیں اس فن کی دیکھی ہوں گی مگر ہم دیکھ
۱۰۵	کے ساتھ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ فن طب میں ایسی جامع کتاب پہلی نظر سے شام نہ گزری	۱۰۵	ہو جس میں خصوصیت کے ساتھ ہر ایک مرض کے مجرب اور تیر بہد نسخے درج ہوں
۱۰۶	مؤلف علام نے جان اپنے مجربات کو اس کتاب میں جمع کیا ہے وہ ان وہ نسخے بھی لکھے	۱۰۶	ہیں جو حکماء حذاق سے مؤلف کو پہنچے اور جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ حکماء حذاقین
۱۰۷	کے وہ نسخے مانہ ناز تھے - اور چونکہ مؤلف خاندان حذاق کے ایک رکن ہیں اسلئے	۱۰۷	جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے وہ ہر صورت میں قابل اعتماد ہے - اکثر نسخے مکمل
۱۰۸	الحصول لکھے ہیں جس کی وجہ سے اہل شہر اور دیہات براہستفید ہو سکتے ہیں صرف یہ	۱۰۸	خزانۃ الادویہ اردو
۱۰۹	مفردات طب میں ایسی جامع کتاب بزبان اردو آج تک	۱۰۹	شائع نہیں ہوئی اس میں جملہ ادویہ کے ہر زبان میں "یعنی عربی فارسی اردو انگریزی"
۱۱۰	نام اور ان کے خواص کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج کیا ہے مقدار خوراک و علاج	۱۱۰	دوا اور شناخت ادویہ کو بالتفصیل درج کیا ہے ہمارے خیال میں خواص ادویہ میں نجائے
۱۱۱	سیکڑوں کتابوں کے صرف یہی ایک کتاب دیکھ لیتا کافی ہے - کاغذ اور چھپائی نہایت	۱۱۱	نفیس و بہت خفایت چار جلدوں میں یہ کتاب شائع کی گئی ہے اور قیمت مجموعی ہر
۱۱۲	چہار جلد - عمدہ	۱۱۲	

المش  
یہ مجموعہ ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا تھا





# حکیم حاجی علی نصیحا صابری

• اطفال و بزرگات • روز و رات • دوا خانہ  
• اطفال و بزرگات • روز و رات • دوا خانہ

0301-6914588

## حمد دوا خانہ

388- قلعہ چانہ سدا کیالوالہ ملہ ماہیوال

